رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ؍؍
سہ ماہی	۶ ؍؍
ماہوار	۲½ ؍؍

قیمت
فی پرچہ ۱/

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۷ش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

جلد ۲ | ۵ ہجرت ۱۳۲۷ش | ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ | ۵ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۱

کمانڈر انچیف پاکستان کی تقریر

راولپنڈی ۔ ۴ مئی پاکستان کے کمانڈر انچیف نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ پاکستان کے پاس سب سے بہتر ذرائع موجود ہیں۔ اور ان ذرائع کی بدولت وہ ہر مشکل کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اگر کسی نے بری نیت سے پاکستان کو دیکھا۔ تو اس کے خلاف جارحانہ کارروائی کرے گا پاکستان فوج میں زبردست طاقت موجود ہے۔ خبردار! پاکستان کے خلاف کوئی ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہ کرے۔ آپ نے فوجیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ آپ کو اپنے ملک کو اور زیادہ طاقتور اور مضبوط بنانے کے لئے ان تھک محنت اور بے لوث خدمات کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

لنڈن میں پاکستانی اشیاء کی نمائش

لنڈن ۔ ۴ مئی کل لنڈن اور برمنگھم میں جو نمائش ہوئی۔ اس میں پاکستان کی مصنوعات کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا تھا۔ سیالکوٹ کا بنا ہوا کھیلوں کا سامان جو بہت سستا اور خوبصورت تھا۔ کافی تعداد میں موجود تھا۔ اس کے علاوہ چھری کانٹے، جراحی کا سامان اور جوتے وغیرہ بھی تھے۔ ایک طرف پاکستان کی خام اشیاء مثلاً اناج۔ پٹ سن وغیرہ بھی پڑے ہوئے تھے۔ چونکہ پاکستان کا کھیلوں کا سامان بہت سستا تھا۔ اس لئے امید ہے کہ بہت جلد ممالک غیر سے بہت زیادہ مال حاصل کرنے کے آرڈر موصول ہونگے۔

ایرانی اخبار نویسوں کے وفد کی واپسی

ایرانی اخبار نویسوں نے اپنا دورہ ختم کر لیا ہے۔ گذشتہ چار روز سے وہ بلوچستان کی سیاحت میں مصروف تھے۔ کل ان کے اعزاز میں ایرانی قنصل کی طرف سے دعوت طعام دی گئی۔ امید ہے وفد آج زاہدان روانہ ہو جائے گا۔

۲ص کی مضبوطی کی مدد سے پاکستان کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

وزیر مہاجرین راولپنڈی کو

لاہور ۴ مئی ۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین راجہ غضنفر علی خاں کراچی سے لاہور پہنچ گئے آج رات آپ راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے جہاں دو روز قیام کریں گے۔

آسان ہندوستانی زبان کا مطالبہ

یو۔ پی اسمبلی کی جنتا پارٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسمبلی میں آسان زبان کو رائج کیا جائے۔ ورنہ جنتا پارٹی کے ممبران دستبردار ہو جائیں گے۔ موجودہ زبان کو اکثر ممبران سمجھ نہیں سکتے۔

کشمیر آزاد فوج کی کامیابی

آزاد کھل ۔ ۴ مئی ۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے ۔ کہ ہندوستانی محصور فوج کے گرد گھیرا اور تنگ کیا جا رہا ہے راجوری میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ دشمن نے پیدل فوج کی امداد کے لئے میدان میں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں بھیج دی ہیں۔ لیکن ان کی پیشقدمی کو روک دیا گیا ہے۔ نوشہرہ کے محاذ پر آزاد فوج نے ایک ہندوستانی چوکی پر حملہ کیا۔ اور دشمن کے ۴۲ سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

برطانیہ کی خارجہ پالیسی کی وضاحت

لنڈن ۴ مئی آج رات برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون دار العوام میں فلسطین کے متعلق اپنی خارجہ پالیسی کی وضاحت کریں گے۔

کشمیر کمیشن عنقریب آنیوالا ہے

لنڈن ۴ مئی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کشمیر کمیشن کے ارکان کے ناموں کا اعلان عنقریب کر دیا جائیگا۔ اور اس کے فوراً بعد کمیشن ہندوستان روانہ ہو جائیگا۔ وفد کے ارکان کے ساتھ فوجی مشیر بھی ہوں گے۔ جو وقتاً فوقتاً فوجی امور کے متعلق مشورہ دیتے رہیں گے۔

پاکستان کے فوجی سامان کی واپسی کا مطالبہ

نئی دہلی ۔ ۴ مئی گذشتہ اتوار ہندوستان اور پاکستان کے سکرٹریان دفاع کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں ان معاملات کو زیر بحث لایا گیا تھا۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان مابہ النزاع ہیں۔ اس اجلاس میں فوجی سامان کی واپسی کے معاملہ کو خاص طور پر اہمیت دی گئی تھی۔

مرزا محمد ابراہیم کی تقریر

لاہور ۴ مئی لیبر یونین کے صدر مرزا محمد ابراہیم نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ این ڈبلیو آر یونین ہڑتال کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اور وہ پُر امن فضا پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

لیک سیکسس ۔ ۴ مئی اتحادی اقوام کی سلامتی کونسل کا اجلاس جمعرات کو منعقد ہو گا۔ اس میں سب سے پہلے پاکستان اور ہندوستان کے قضیہ کو زیر بحث لایا جائیگا۔

عمارتی لکڑی کا کاروبار

مغربی پنجاب میں عمارتی لکڑی کا کاروبار کا وسیع میدان موجود ہے۔ پہلے یہ کاروبار مکمل طور پر غیر مسلموں کے ہاتھ میں تھا۔ جو اب یہاں سے رخصت ہو چکے ہیں۔ مسلمان تاجروں کو چاہیئے کہ چھوٹے بڑے شہروں میں اس تجارت کو فروغ دیں۔ یہ مشورہ صوبے کے محکمہ جنگلات کے چیف کنزرویٹر نے دیا ہے۔ ان قصبوں کی فہرست جنگلات کے دفتر لاہور سے مل سکتی ہے۔ جہاں یہ تجارت خوب فروغ پا گئی ہے۔

اس سلسلے میں تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ عمارتی لکڑی کے پرانے ڈپو صرف اس کام سے متعلقہ تاجروں کے نام الاٹ کریں۔

کشمیر میں گڑبڑ کی وجہ سے دیودار اور کیل کی بہم رسانی بیشک مشکل ہو گئی ہے۔ مگر راولپنڈی، سہالا اور حویلیاں سے چیل کے ذخیرے پوری مقدار میں آ رہے ہیں۔

حکومت کیساتھ مکمل تعاون کی ضرورت

لاہور ۴ مئی موجودہ نازک حالات پر قابو پانے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے۔ حکومت اور عوام مل کر ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں یہ خیال مولانا بشیر احمد اخگر اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلقات عامہ (فیلڈ پبلسٹی) نے سیالکوٹ کشمیر کی سرحد پر واقع ایک گاؤں چپراڑ کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا۔ آپ نے اتحاد، تنظیم اور ایمان ۲ص

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل
۵ مئی ۱۹۴۸ء

استحصال بالجبر

۳ مئی سے ہندپاکستان مذاکرات نئی دہلی میں شروع ہوگئے ہیں۔ دیگر معاملات کے علاوہ ان انہار کے پانی کا بھی فیصلہ ہوگا۔ جو ایک ماہ سے مشرقی پنجاب کی حکومت نے بند کردی ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے مغربی پنجاب کی زراعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے

اس ضمن میں اخبار سٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت انہار کے پانی کے متعلق اپنی دعاوی پر سختی سے قائم رہنے کا ارادہ رکھتی ہے شملہ میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہار کا پانی دوبارہ جاری کرنے کی جو ہدایت مرکزی حکومت نے دی ہے وہ کسی طرح درست نہیں ہے۔ اور یہ اسکی صوبائی معاملات میں ناحق دخل اندازی کے مترادف ہے۔ یہاں اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ یہ معاملہ صوبے کی اقتصادی بہبودی سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہایت اہم ہے۔ کیونکہ یہ صوبہ اس وقت تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جب تک ہر ممکن ذریعہ سے اس کی آمدنی نہ بڑھائی جائے اس نکتہ نظر سے مشرقی پنجاب کی حکومت نے مرکزی حکومت ہند کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر مرکزی حکومت کسی بین الاقوامی وجوہات کی بناء پر مشرقی پنجاب کی حکومت کے خلاف انہار کا پانی جاری کرنے پر مصر ہوئی تو اس کو چاہیئے۔ کہ جو نقصان اس طرح صوبائی حکومت کو ہوگا اس کی اپنے خزانہ سے تلافی کرے۔

ان خیالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہار کا پانی بند کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کس طرح مشرقی پنجاب کی حکومت نے ناجائز سودا بازی کے لئے ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہے جس سے مغربی پنجاب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پانی محض اس لئے بند کیا گیا۔ کہ اس طرح ناجائز دباؤ ڈال کر مغربی پنجاب کی حکومت کو کسی ایسے معاہدہ پر آمادہ کیا جائے۔ جس سے زیادہ سے زیادہ روپیہ بٹورا جاسکے۔ یہ نہیں کہ جو کچھ انصافاً حاصل ہونا چاہیئے۔ وہ لیا جائے۔ بلکہ داب ناجائز سے زیادہ سے زیادہ ستانی کی جائے۔ تاکہ مشرقی پنجاب کے خزانہ میں زیادہ سے زیادہ روپیہ آجائے۔

ایک ہمسایہ ملک کیلئے ایسا فعل دوستانہ تو کیا رواداری بھی نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ ایسے فعل کو اگر معاندانہ کہا جائے تو غلط نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کے ذہن میں جو کچھ آیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ چونکہ ہم نہروں کا پانی بند کرسکتے ہیں۔ خواہ ہمیں ایسا کرنے کا حق ہو یا نہ ہو۔ اس لئے ملک کا خزانہ بھرنے کے لئے اپنی پوزیشن کا ناجائزہ فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ کیونکہ اصل مدعا تو ملک کا خزانہ بھرنا ہے۔ خواہ کسی طرح سے بھرا جائے۔ اور اگر مرکزی حکومت ازروئے انصاف یہ فیصلہ کرے کہ پانی روکا نہیں جاسکتا۔ یا اس قیمت سے کم پر فیصلہ کرے۔ جو داب ناجائز کی صورت میں بالجبر حاصل کی جاسکتی ہے۔ تو وہ اس کمی کو اپنے خزانہ سے پورا کرے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم انصاف و لنصاف کچھ نہیں جانتے ہمیں تو روپیہ چاہیئے۔ مرکزی حکومت خواہ مغربی پنجاب سے ہمیں بالجبر وصول کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دے۔ خواہ انصاف اور رواداری کے اصول پر عمل کرانے کے تاوان ہمیں اپنے پاس سے دے۔ ہمیں انصاف۔ رواداری۔ بین الاقوامی تعلقات کی خوشگواری سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔

مشرقی پنجاب کی صوبائی حکومت کی اس عجیب و غریب ذہنیت کو دیکھ کر ہمیں تو سخت مایوسی ہوگئی ہے کہ دونوں پنجابوں کے حالات کبھی درست ہوسکینگے جب حکومت کے خیالات اور مطالبات اتنے خودغرضانہ ہوں۔ اس کے معاہدات پر کیا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ دونوں پنجابوں کے تعلقات ایسے نہیں ہیں۔ جن کی بناء ایسی ناجائز غاصبانہ نفع اندوزی کے اصولوں پر رکھی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ معاہدات باہمی استفادہ کے لئے کئے جاتے ہیں لیکن یہ باہمی استفادہ بھی اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جب تک انصاف اور رواداری کو نظرانداز نہ کیا جائے۔ ورنہ پھر دونوں فریق مخالف سمتوں پر چل نکلتے ہیں۔ اور وہ نتائج نکلتے ہیں۔ جو دونوں کے لئے باعث تباہی ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ گو اخبارات میں پانچ روز سے چرچا ہے۔ کہ پانی کھول دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک پانی نہیں کھولا گیا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا کلام

یہ غزل جو درحقیقت پندرہ سولہ سال پہلے لکھی تھی۔ مگر کہیں گم ہوگئی۔ اب کچھ یاد سے کام لے کر کچھ نئے اشعار کہہ کر مکمل ہوئی ہے۔ مرزا محمود احمد

نگاہوں نے تری مجھ پر کیا ایسا فسوں ساقی
کہ دل میں جوشِ وحشت ہے تو سر میں ہے جنوں ساقی

جیوں تو تیری خوشنودی کی خاطر ہی جیوں ساقی
مروں تو تیرے دروازے کے آگے ہی مروں ساقی

پلائے تُو اگر مجھ کو تو میں اتنی پیوں ساقی
رہوں تا حشر قدموں پر ترے میں سرنگوں ساقی

تری دُنیا میں فرزانے بہت سے پائے جاتے ہیں
مجھے تُو بخش دے اپنی محبت کا جنوں ساقی

سوا اک تیرے میخانے کے سب میخانے خالی ہیں
پلائے گر نہ تُو مجھ کو تو پھر میں کیا کروں ساقی

تجھے معلوم ہے جو کچھ مرے دل کی تمنّا ہے
مرا ہر ذرہ گویا ہے زباں سے کیا کہوں ساقی

وہ کیا صورت ہے جس سے میں نگاہِ لطف کو پاؤں
چھُوؤں دامن کو تیرے یا ترے پاؤں پڑوں ساقی

مجھے قیدِ محبت لاکھ آزادی سے اچھی ہے
کچھ ایسا کر کہ پابندِ سلاسل ہی رہوں ساقی

ترے در کی گدائی سے بڑا ہے کونسا درجہ؟
مجھے گر بادشاہت بھی ملے تو میں نہ لُوں ساقی

فدا ہوتے ہیں پروانے اگر شمعِ منوّر پر
تو تیرے رُوئے روشن پر نہ میں کیوں جان دوں ساقی

نہ صورت امن کی مسجد میں پیدا ہے نہ مندر میں
زمانہ میں یہ کیا ہو رہا ہے کشت و خوں ساقی

شہیدانِ محبت سے ہی میخانے کی رونق ہے
چھلکتا ہے ترے پیمانہ میں اُن کا ہی خوں ساقی

خطبہ جمعہ (خطبہ نمبر ۲۹)

کمزور بھی اور طاقتور بھی سب مل کر دعائیں کریں

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بھیانک حالات سے نجات دے

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۴۸ء

بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے کئی روز سے شدید نزلہ اور کھانسی کی شکائت ہے۔ جس کی وجہ سے میں باہر نمازوں میں نہیں آسکا۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی مجھے باہر نکلنے سے منع کیا ہوا ہے۔ لیکن بعض ملاقات کرنے والے ایسے آجاتے ہیں۔ جو اصرار کرکے ملاقات کرتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے مجھے باہر آنا پڑتا ہے۔ آج مجھے شرم آئی۔ کہ جب میں ان کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے

اپنے نفس پر بوجھ

ڈال کر باہر آجاتا ہوں۔ تو جمعہ کی نماز سے کیوں محروم رہوں۔ چنانچہ اسی وجہ سے میں جمعہ کی نماز کے لئے آگیا ہوں۔ لیکن نزلہ اور کھانسی کی شدید تکلیف کی وجہ سے نہ میرے گلے میں طاقت ہے کہ میں صحیح الفاظ بول سکوں۔ اور نہ میرے جسم میں طاقت ہے۔ کہ میں کھڑے ہوکر کوئی لمبی تقریر کرسکوں۔ اس لئے میں نہائت اختصار کے ساتھ جماعت کے دوستوں کو

صرف یہ ہدایت

کرتا ہوں۔ کہ وہ ان ایام میں خصوصیت سے دعاؤں پر زور دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع اور گریہ وزاری سے کام لیں۔ ہماری جماعت اس وقت ایسے خطرات میں سے گزر رہی ہے کہ کبھی بھی ہم ایسے خطرات میں سے نہیں گزرے حتیٰ کہ قادیان کو چھوڑتے وقت بھی ہم ایسے خطرات میں سے نہیں گزر رہے تھے۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس کشتی کو پار لگا دے۔ اور کوئی صورت اس کشتی کو سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچانے کی نظر نہیں آتی۔ اندرونی اور بیرونی فتنے جماعت کی کمزوریاں اور دشمنوں کے حملے یہ سارے ناقابل برداشت حد تک بڑھ رہے ہیں۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت کے اور کوئی صورت ہمیں اپنی نجات کی نظر نہیں آتی۔ ان

نہائت ہی نازک حالات

میں مومن کو تو میں کہتا ہوں۔ کہ یہ تمہارے ایمان کی آزمائش کا وقت ہے۔ اور کمزور سے میں کہتا ہوں۔ کہ تمہاری کمزوری کی وجہ سے جو صورت حالات پیدا ہو رہی ہے۔ تم اپنی دعاؤں سے اسے بدلنے کی کوشش کرو۔ شائد اسی وجہ سے تم

خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ

ہو جاؤ۔ پس کمزور بھی اور طاقتور بھی سب مل کر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بھیانک حالات سے نجات دے۔ جو چاروں طرف سے موتہہ کھولے ہماری طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔ اور جن کا مقابلہ بہرحال انسانی طاقت اور انسانی قوت سے نہیں ہو سکتا۔

ضروری اعلان

جن احباب نے انگریزی ترجمہ قرآن کریم یورپ و امریکہ وغیرہ بھجوانے کے واسطے وعدے فرمائے تھے۔ مگر وعدہ کردہ کاپیوں کی قیمت ابھی تک ادا نہیں کی۔ مہربانی فرما کر فوراً اپنے اپنے حصہ کی رقم دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ کو بھیجدیں۔ اور ہمیں ایک اطلاعی کارڈ بھیجدیں۔ تاکہ قرآن باہر بھجوانے کا بندوبست کریں۔ (وکیل التبشیر ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی راولپنڈی تو دس روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار قاضی محمد عبداللہ ناظر ضیافت متوطن قادیان

ملفوظات حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اسلامی قانون کے متعلق بعض اہم سوالات کے جواب

فرمودہ ۹ اپریل بعد نماز عشاء بمقام پشاور

(مرتبہ:۔ عبدالحمید صاحب آصف)

۹ اپریل کو بعد نماز عشاء لفٹننٹ ابوالخیر سعید احمد صاحب باجوہ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعوت کی۔ اور بہت سے ملٹری اور سویلین آفیسروں کو بھی دعوت میں بلایا گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد دوستوں نے حضور کی خدمت میں سوالات کئے۔ ان حضور نے جو جوابات عطا فرمائے وہ درج ذیل ہیں۔

سوال:۔ میرے سوال کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ کیا پاکستان میں اسلامی قانون رائج ہوگا۔ دوسرا یہ کہ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ اسلامی قانون رائج ہوگا۔ تو اس کے ساتھ ہمارے سامنے اسلامی قانون کا خاکہ پیش ہونا چاہئیے۔ تا ہم سمجھ سکیں کہ اسلامی قانون سے ہمارا یہ مطلب ہے۔ اور ہم دھوکہ نہ کھاسکیں۔

جواب۔ حضور نے فرمایا۔ یہ سوال جو اس وقت پیدا ہوا ہے۔ اس میں ایک

ابتدائی غلطی

ہو رہی ہے۔ وہ یہ کہ اسلام نے حکومت کا جو آئین پیش کیا ہے۔ وہ خلافت کے ارگرد چکر لگاتا ہے۔ اور اسلام خلیفہ کو دنیوی حکومت کا بھی اور روحانی حکومت کا بھی سردار تسلیم کرتا ہے اور خلیفہ کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ ساری اسلامی حکومت کا وہ سردار ہو۔ اسی لئے جہاد وغیرہ کے احکام خلافت کے ساتھ وابستہ کردیئے گئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الامام جنة یعنی خلیفہ وقت ایک ڈھال ہوتا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جہاد اس کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اب پاکستان میں خلافت قائم نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اس طرح کہ ہو سکتا ہے کہ پاکستان والے ایک شخص کو خلیفہ انتخاب کریں۔ لیکن افغانستان۔ ایران۔ ترکی اور مصر وغیرہ اسلامی ممالک کہہ اٹھیں کہ ہم اس کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے۔ ہم سیاسی لحاظ سے آزاد ہیں۔ اب جب ایک خلیفہ کے ہاتھ پر تمام اسلامی ممالک متحد نہ ہونگے اسلامی حکومت کیسے قائم ہو سکے گی اسلام نے خلافت کے اختیارات وسیع مقرر کئے ہیں۔ خلیفہ ساری عمر کے لئے ہوتا ہے۔ کوئی اسکو معزول نہیں کرسکتا۔ وہ رعایا سے مشورہ لے سکتا ہے۔ لیکن وہ اس کے مشورہ کا پابند نہیں ہوتا۔ وہ خود ایک بات کے نتیجہ پر پہنچکر قدم اٹھا سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ خلیفہ کی مدد کرے گا۔ اب ہمارے سامنے یہ سوال درپیش ہے۔ کہ مسلمان جب خلافت قائم نہیں کرسکتے۔ تو وہ کیا کریں۔ پاکستان کے مطالبہ کے وقت یہ دعوےٰ کیا گیا تھا۔ کہ ہم اس لئے پاکستان مانگتے ہیں کہ ہم ایک الگ خطہ میں اسلامی حکومت قائم کریں گے۔ اب جبکہ پاکستان ہمیں مل گیا ہے۔ دنیا کو کسطرح موتہہ دکھائیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اسلامی حکومت قائم نہیں کی جاسکتی۔ تو اس سے نچلے درجہ کی حکومت یعنی

اس کے مشابہ حکومت ضرور قائم

کی جاسکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ پاکستان کے مسلمان قرآن کریم اور سنت اور حدیث کے مطابق قوانین بنائیں۔ اور وہ انکے مطابق عمل کریں۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق غیر مسلم اقوام کو اجازت دی جائے۔ کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے مطابق قوانین بنائیں۔ اور ان کے مطابق عمل کریں۔ اسلام ساری رعایا کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ وہ عیسائی کو حق دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کے قوانین کے مطابق عمل کرسکتا ہے۔ وہ یہودی کو بھی حق دیتا ہے۔ تو وہ توریت کے قوانین کے مطابق عمل کرسکتا ہے۔ اسی طرح وہ ہندو۔ سکھ کو بھی حق دیتا ہے کہ اپنی اپنی مذہبی کتابوں کے مطابق قوانین بنائیں۔ اور ان کے مطابق عمل کریں۔ اسلام دوسرے مذاہب کے لوگوں کو حق دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے قوانین کے مطابق عمل کریں۔ وہ کسی مذہب کے پیرو کو اس بات کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ کہ وہ اسلامی آئین کے مطابق عمل کرے۔ اس طرح ایک مسلمان قرآن کریم کے بنائے ہوئے آئین کے مطابق عمل کررہا ہوگا۔ ایک یہودی اور عیسائی توریت کے بنائے ہوئے آئین کے مطابق عمل کررہا ہوگا۔ ایک ہندو اپنے وید وں کے آئین کے مطابق یا اپنے بنائے ہوئے آئین کے مطابق عمل کررہا ہوگا

اور ایک پارسی یا سکھ اپنی مذہبی کتاب کے بتائے ہوئے آئین کے مطابق یا اپنے بنائے ہوئے آئین کے مطابق عمل کر رہا ہوگا۔ اور یہ سب کچھ اسلام کی بتائی ہوئی تعلیم اور دی ہوئی آزادی کے ماتحت ہوگا۔ اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے۔ کہ جو ہمارے بس میں تھا۔ اس کے مطابق ہم نے

قرآن پر عمل

کو کے قوانین نافذ کئے۔ اور جو ہمارے بس میں نہیں یعنی خلافت قائم کرنا اس کو قائم کرنے سے ہم معذور رہیں اس طرح خالص اسلامی نہ سہی مشابہ اسلامی حکومت تو قائم ہو جائے گی۔ اور ہم دنیا کو کہہ سکیں گے۔ کہ پاکستان کے مطالبہ کے وقت جو ہم نے عہد کیا تھا وہ اپنی طاقت کے مطابق ہم نے پورا کر دیا ہے۔

س:۔ اسلام نے جو سزا چور کے ہاتھ کاٹنے کی اور زنا کی سنگساری کی مقرر کی ہے۔ اس کے متعلق وضاحت بیان فرمائی جائے۔

ج:۔ اس سوال کے دو حصے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسلام کا دستور العمل ان دونوں جرموں کے متعلق بتایا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ آیا موجودہ زمانہ میں یہ سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ یا نہیں

دوسرے حصے کو میں پہلے لیتا ہوں۔ جس

حکومت کی بنیاد

جمہوریت پر ہوگی۔ وہ جب بھی قوانین بنائے گی۔ رائے عامہ اور اکثریت کے مطابق بنائے گی اور جب کثرت رائے سے کوئی قانون پاس کیا جائے گا۔ تو دوسری حکومتیں قطعی طور پر اس بات میں دخل نہ دیں گی کہ فلاں قانون سخت ہے۔ وہ کیوں اس ملک میں رائج کیا گیا ہے۔ جب اکثریت قانون بنائے گی تو پھر حکومت کا کوئی حق نہیں ہوگا کہ وہ انکار کرے اگر کسی قانون کو مسلمانوں کی اکثریت جاری کرے تو کوئی حکومت یہ نہیں کہہ سکے گی۔ کہ یہ قانون سخت ہے۔ اس کو کیوں جاری کیا جا رہا ہے۔ بلکہ حکومتیں اس وقت اعتراض کریں گی جب ملک کی اکثریت اس قانون کے رائج کرنے کے خلاف ہوگی۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اسلام خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا مذہب ہے۔ اس کی تمام تعلیم اس کے تمام قوانین خدا تعالیٰ نے قابل عمل اور حکمت پر مبنی بنائے ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ کوئی ایسا حکم جاری کر دے جو فطرت کے خلاف ہو۔ انسانیت کے خلاف ہو

اب میں ان دونوں سزاؤں کے متعلق بیان کرتا ہوں پہلے سنگساری کو لیتا ہوں چوری کی سزا کو بعد میں لوں گا۔

پہلی چیز تو یہ ہے کہ قرآن کریم میں

سنگساری کی سزا

بیان ہی نہیں۔

قرآن کریم میں کوڑے لگنے کی سزا کا ذکر ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مجرموں کو سنگساری کی سزا دی۔ اور بعض کو کوڑوں کی سزا دی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سنگساری کی سزا دی وہ کس بناء پر دی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ جب تک قرآن کریم میں کسی امر کے متعلق حکم نازل نہ ہوتا آپ تورات کے مطابق عمل کرتے تھے جب زنا کے مقدمات آپ کے سامنے پیش ہوئے۔ اس وقت ابھی اس جرم کی سزا کے متعلق قرآن کریم میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے ایسے مجرموں کو تو رات کے مطابق رجم کی سزا دی۔ اس کے بعد جب قرآن کریم میں اس جرم کی سزا کوڑے لگانا بیان کی گئی۔ آپ نے قرآن کریم کے حکم کے مطابق ایسے مجرموں کو کوڑوں کی سزا دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کا ہی واقعہ ہے۔ کہ یہودیوں کے ایک بڑے آدمی نے زنا کیا۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ کہ آپ بڑے دانا ہیں آپ اس جرم کی سزا تجویز کریں۔ تا اس کے مطابق تعمیل کی جائے۔ آپ نے فرمایا تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔

اپنی کتاب پر عمل کرو!

انہوں نے کہا۔ ہماری کتاب میں اس جرم کے متعلق کوئی سزا نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تورات لاؤ۔ چنانچہ وہ تورات لے آئے آپ چونکہ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے وہ کتاب ایک یہودی کو دی اور کہا پڑھو۔ اس نے جہاں زنا کی سزا سنگساری لکھی ہوئی تھی۔ اس جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ بھی اٹھاؤ۔ اور جہاں ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ وہاں سے بھی پڑھو۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصرار سے اس نے ہاتھ اٹھایا اور اس جگہ کو پڑھا جہاں ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ وہاں صاف لکھا ہوا تھا۔ کہ زنا کی سزا رجم ہے آپ نے یہ سن کر یہودیوں کو فرمایا کہ تم لوگ ایک مذہب مانتے ہو۔ تم جب اپنے مذہب کی بتائی ہوئی سزا کے مطابق عمل کرنے کو تیار نہیں ہو تو تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔ تم اپنے مذہب کی بتائی ہوئی سزا کے مطابق عمل کرو۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ جب تک قرآن کریم کا صاف حکم نہ آ جاتا آپ تورات کی تعلیم پر عمل کرتے۔ جب خدا تعالیٰ کا حکم قرآن کریم میں نازل ہو جاتا۔ تو آپ تورات کی تعلیم کو چھوڑ دیتے اور قرآن کریم کے مطابق عمل کرتے۔ بعض کا خیال ہے کہ قرآن کریم میں کوڑوں کا حکم آ جانے کے بعد بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کی سزا دی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ

قرآن کریم کے حکم

کی موجودگی میں تورات کے حکم کے مطابق عمل کریں میں نے بتایا ہے کہ آپ تورات کے حکم کے مطابق اس وقت تک عمل کرتے رہتے جب تک کہ قرآنی حکم نہ آ جاتا یہ بالکل ناممکن ہے کہ جب قرآن کا حکم آ گیا ہو اور آپ تورات کے حکم کے مطابق عمل کرتے رہیں بہرحال دو باتوں میں سے ایک ہی بات ہو سکتی ہے یا تو یہ کہ قرآن کریم کی وہ آیتیں جن میں کوڑوں کی سزا کا ذکر ہے ان واقعات سے پہلے کی ہیں۔ جو احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور جن میں یہ ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا کے جرم میں رجم کی سزا دی اور یا ان واقعات سے بعد کی ہیں اگر یہ مانا جائے کہ آیت پہلے کی ہے اور وہ حدیثیں جن میں رجم کے واقعات بیان ہوئے ہیں بعد کی ہیں تو یہ بات عقل کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ کلام جو قیامت تک ہے اس کی کسی آیت کو کوئی حدیث یا بعض ہستیں منسوخ کر دیں اگر زنا کے لئے رجم کی سزا ہی مقرر کرنی تھی تو خدا تعالیٰ کے راستہ میں کیا روک تھی۔ کہ وہ اس سزا کا حکم قرآن کریم میں دے دیتا دوسری بات یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تورات کے حکم کے مطابق جب تک اس جرم کے متعلق کسی سزا کا حکم قرآن کریم میں نازل نہیں ہوا تھا رجم کی سزا دیا کرتے تھے۔ لیکن جب اس جرم کے متعلق قرآن کریم نے صاف صاف الفاظ میں درے مارنے کی سزا کا حکم دے دیا تو اس حکم کے بعد تورات کی بتائی ہوئی سزا منسوخ ہو گئی کیونکہ قرآن کریم کی موجودگی میں

پہلی کتب

کے سب احکام منسوخ ہو جاتے ہیں بہرحال یہی بات درست ہے کہ سنگساری کی سزا کے واقعات پہلے کے ہیں۔ اور قرآن کریم کی وہ آیت جس میں کوڑوں کی سزا کا ذکر ہے بعد کی ہے اس سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنگساری کی سزا کا اسلام میں کوئی حکم نہیں ہے۔

اب میں اس بات کو تسلیم کر کے کہ فرض کرو اسلام میں رجم کی سزا ہے۔ اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ رجم کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اور اس زمانہ میں اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا مسلمانوں کو یہ غلطی لگی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ رجم زنا کی سزا ہے زنا کی سزا رجم نہیں بلکہ قرآن کریم نے تو اشاعت فحش کی ایک سزا تجویز کی ہے میرے نزدیک اگر اسلام میں سنگساری کی سزا ابھی ہو تو قوم کی مارلٹی (Morality) بچانے کیلئے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اشاعت فحش قوم کے اخلاق کو خراب کر دیتی ہے اور یہ ایک بڑا بھاری جرم ہے اس طرح گناہ کی اہمیت مٹ جاتی ہے اور گناہ پھیل جاتا ہے قوم کے اخلاق کو بچانے کیلئے اگر اشاعت فحش کی سزا سنگساری بھی دی جائے تو نہ صرف جائز ہوگا بلکہ ضروری ہوگا۔ جہاں زانی کی سزا کوڑے بیان کی گئی ہے وہاں اسکے ساتھ اس بات کو لازمی قرار دیا گیا ہے کہ موقعہ کے چار گواہ لائے جائیں یعنی اس طرح مدعی کو ملا کر پانچ گواہ بن جاتے ہیں اور گواہوں کے متعلق بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت کڑی شرائط رکھی ہیں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ گواہ نہ صرف یہ بیان کرے کہ اس نے دونوں کو اکٹھے لیٹے دیکھا یا ننگے لیٹے دیکھا یہ گواہی دے کہ اس اس حالت میں دیکھا۔ ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سزا زنا کی نہیں بلکہ اشاعت فحش کی سزا ہے۔ وہ بڑا ہی بدبخت ہوگا جو اس طرح زنا کرے اور اس طرح چار گواہ موقعہ کے بن جائیں۔ اگر کسی قوم کے بعض افراد اس رنگ میں اشاعت فحش کریں۔ اور اگر

تحریک جدید کے بقایا کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

خاکسار نے تحریک جدید کے گذشتہ سالوں کے بقایا اور ان کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ذیل کی درخواست پیش کی تھی

حضور جو احباب چھبیس سے پچاس فی صدی تک چندہ دے رہے ہیں۔ ان کے ذمہ اگر گذشتہ دنوں کا چندہ تحریک جدید کا بقایا ہو۔ تو بقایا بھی اس میں سے ادا ہوتا رہے۔ یا وہ سابقہ بقایا الگ دیں۔ چونکہ سابقہ بقایا پچیس سے پچاس فی صدی کی تحریک سے پہلے کا ہے۔ اس لئے دینا تو الگ ہی چاہیئے۔ لیکن جب کہ وہ زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ تو ان کو مزید چندہ دینا شاید محال ہو۔ اس لئے گذشتہ سالوں کا چندہ تحریک جدید کا بقایا بھی اسی میں سے ادا ہونا چاہیئے۔ مگر اس کے لئے حضور کی اجازت ہو تو ضروری ہے

اس درخواست پر حضور نے اپنی قلم سے رقم فرمایا "درست تو بقایا بھی اسی میں سے ادا ہو تا"

پس وہ احباب جو اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{4}$ سے $\frac{1}{2}$ تک دے رہے ہیں۔ اگر ان کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں کا بھی کوئی بقایا ہے۔ تو وہ اس سال کے دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدے کے ساتھ ملا کر ماہوار قسط سے ادا کرتے جائیں۔ حساب کھول نہ جائیں کہ $\frac{1}{4}$ سے $\frac{1}{2}$ تک چندہ دینے والے احباب کے ذمہ یہ بات ہے۔ کہ وہ خود اپنے چندوں کی تقسیم کر کے مقامی سیکرٹری کو رقم دے کر رسید حاصل کریں۔ اور مقامی سیکرٹری صاحبان چندہ دہندہ کی اس تفصیل کے مطابق محاسب صاحب لاہور کو روپیہ ارسال کر کے تفصیل لکھیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سنگساری کی سزا بھی دی جائے۔ تو قوم کے اخلاق کو تباہی سے بچانے کیلئے یہ ہرگز سخت سزا نہیں ہوگی۔

اب میں چوری کی سزا کو لیتا ہوں۔ اسمیں بھی ایک غلطی ہے ہر چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں بلکہ خاص چوروں کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءً بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (مائدہ ع ۶) اس میں السارق اور السارقۃ کے الفاظ آتے ہیں یعنی خاص قسم کے چور جو کہ عادی مجرم ہوں۔ ان کے ہاتھ کاٹے جائیں عربی کے لحاظ سے السارق کے معنی خاص قسم کے چور کے ہیں السارقہ کے معنے خاص قسم کی چور عورت کے ہیں۔ دیکھنے کے لئے کہ اس جگہ کیا مراد ہے آیا ہر قسم کا چور اور چوری مراد ہے۔ یا کہ خاص قسم کا چور اور چوری۔ اس کے لئے جس پر قرآن نازل ہوا۔ اور جو سب سے زیادہ قرآن کو جاننے والا ہے ہمیں اس کی تشریح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے جب ہم اس بات کے سمجھنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعامل کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ السارق سے مراد خاص قسم کا چور ہے۔ ہر چور مراد نہیں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایت کی گئی۔ کہ فلاں شخص نے ایک چیز چرالی ہے۔ جس کی قیمت قریباً دس روپے ہے۔ آپ نے فرمایا ایسے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ کیونکہ جس چیز کی چوری کی گئی ہے۔ وہ کم قیمت کی ہے۔ آپ کے اس فیصلہ کے مطابق اب ہماری حکومت ایک قانون بنا سکتی ہے کہ اتنے روپے کی چیز اگر چرائی جاوے تو چور کے ہاتھ کاٹے جائینگے۔ اس زمانہ کے روپیہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے روپیہ سے قیمت بہت ہی کم ہے۔

ماہرین اقتصادیات

...س زمانہ کے سکے کی مالیت کے لحاظ سے کوئی رقم ...ر کر سکتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے دس دینے کی مالیت سے زیادہ ہو۔ اور اس طرح حکومت یہ قانون بنا سکتی ہے۔ کہ اتنے روپے کی چیز کی چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹے جائینگے۔

۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے زمانہ کا ہی واقعہ ہے۔ کہ آپ کی خدمت میں ایک بھاگے ہوئے غلام کے متعلق شکایت کی گئی۔ کہ اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔ اس کی وجہ آپ نے یہ بیان فرمائی کہ ایک بھاگا ہوا غلام اپنے بھاگنے کی وجہ سے مجرم ہے اس لحاظ سے تو اسکو سزا دی جا سکتی ہے لیکن اگلی چوری کی وجہ سے اس کے ہاتھ اسلئے نہیں کاٹے جا سکتے کہ وہ مجرم ہونے کی وجہ سے کہیں ملازمت یا مزدوری نہیں کر سکتا۔ اگر وہ کریگا تو پکڑا جائیگا اب اگر وہ چوری کر کے اپنا پیٹ نہ بھرتا۔ تو بھوکا مر جاتا۔ اسی مجبوری کی وجہ سے اس نے چوری کی ہے۔ اسلئے اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائینگے۔ اب اس فیصلہ سے صاف ظاہر ہے کہ کہ وہ چوری جو مجبوری کی وجہ سے کی جائے اس کے مرتکب کے ہاتھ نہیں کاٹے جا سکتے۔

۳۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا۔ کہ ایک شخص نے کھانے کی چیز چرالی ہے آپ نے فرمایا اس شخص کے ہاتھ نہیں کاٹے جائینگے۔ کیونکہ کھانا ایک طبعی ضرورت ہے۔ اور ایسی ضرورت کو چوری سے پورا کرنا نفس کی خرابی کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ معذوری کی وجہ سے ہوگا۔

۴۔ حضرت عمرؓ کے پاس یہ سوال بھی کیا گیا کہ اگر ایک شخص معبد میں سے کوئی چیز اٹھا کر لے جائے تو کیا اس کے ہاتھ کاٹے جائینگے آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ کوئی چوری نہیں بلکہ یہ ایک مذہبی لڑائی ہے اور ایسا کرنے والا دوسرے مذہب والے کی دلشکنی کرنے کیلئے ایسا کرتا ہے۔

۵۔ آپ کی خدمت میں بھی یہ سوال کیا گیا۔ کہ ایک شخص نے بیت المال میں سے کچھ چرا لیا ہے آپ نے اس کے متعلق فرمایا۔ ایسے شخص کے ہاتھ نہیں کاٹے جائینگے۔ کیونکہ اس نے بیت المال سے چوری قومی خزانہ سمجھ کر کی ہے۔ اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ قومی خزانہ میں میرا بھی حصہ ہے یہ ایسی ہی بات ہے جیسے بہت سے لوگ ہمارے ملک میں ریل پر بے ٹکٹ سوار ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان سے یہ پوچھا جائے کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو۔ تو وہ ہنس کر جواب دیتے ہیں۔ کہ پاکستان کی ریل میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ تو ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہاتھ اس چور کے کاٹے جائینگے۔ جو

عادی مجرم

ہو۔ چوری تھوڑی مالیت کی نہ ہو۔ بلکہ بڑی مالیت کی ہو۔ چوری مجبوری اور اضطرار کی وجہ سے نہ ہو۔ چوری قومی خزانہ سے نہ ہو۔ اب اگر ایسے عادی مجرم کے ہاتھ کاٹے جائینگے تو آئندہ چوری کی روک تھام ہو جائے گی۔ جس طرح زنا کی سزا اشاعت فحش کو روکنے کے لئے اور قومی اخلاق کو بچانے کے لئے سخت نہیں ہے۔ اسی طرح ایسے چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا جو کہ عادی ہو۔ اور چوریاں بھی بڑی بڑی کرتا ہو۔ اور بلا وجہ اور بغیر کسی اضطرار کے کرتا ہو۔ اس کے ہاتھ کاٹ دینا ظلم نہیں۔ بلکہ لازمی اور ضروری ہے۔ تا دوسروں کیلئے عبرت ہو۔ اور اس کو خود بھی سبق حاصل ہو۔

س:۔ جبری پردہ کے متعلق آج کل جو زور دیا جا رہا ہے۔ اس کے بارے حضور کا کیا خیال ہے نیز پردہ کے متعلق حضور بیان فرمادیں آیا یہ ضروری چیز ہے۔

ج:۔ دل میں پردہ نہ ہو تو جبری پردہ کون کروا سکتا ہے۔ درحقیقت ظاہری طور پر مان لینا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک بات کو مان کر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مس مردولا سارا بائی مجھ سے لاہور ملنے آئیں۔ اور کہنے لگیں۔ ہندو سکھ عورتوں کو یہاں سے نکلوانے میں آپ ہماری مدد کریں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ جہانتک عورتوں کا مسئلہ ہے میں مدد کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ میری بیویوں سے ملیں۔ میں نے ان کو ان سے ملوایا۔ تو پردہ کے متعلق وہ بہت حیران ہوئیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ ان سے اس کے متعلق بات کر لیں۔ یہ قرآن جانتی ہیں۔ حدیث جانتی ہیں عربی پڑھی ہوئی ہیں۔ یہ علوم انہوں نے پردہ میں رہ کر ہی سیکھے ہیں۔ تو یہ ایک قاعدہ ہے کہ ہر ایک شخص کے دل میں جو ایمان ہوتا ہے۔ اس کے مطابق وہ عمل کرتا ہے۔

سید احمد صاحب بریلوی

جو کہ تیرہویں صدی کے مجدد گزرے ہیں اور انہوں نے سکھوں کے خلاف جنگ بھی کیا تھا۔ جب وہ حج کے لئے گئے۔ تو ان کے قافلہ میں سو کے قریب ایسی عورتیں بھی تھیں۔ جو کہ کبھی گھر سے باہر بے پردہ نہ نکلی تھیں۔ جب وہ باہر جاتیں تو ان کے کمرے میں ڈولی لے جائی جاتی اور وہ وہیں سے سوار ہو کر باہر نکلتیں۔ اور اگر کبھی انہیں ایک گلی سے دوسری گلی میں جانا ہوتا۔ تو پہلے بہت سے پردے کئے جاتے۔ تب وہ اس جگہ سے گزرتیں۔ یہ سو عورتیں جب حج کے لئے مکہ پہنچیں اور خانہ کعبہ میں طواف کا وقت آیا۔ تو سید احمد صاحب نے کہا اے بہنو! جس خدا کا یہ حکم تھا کہ تم پردہ کیا کرو۔ اس خدا کا اب یہ حکم ہے کہ تم یہاں طواف کے وقت پردہ نہ کرو۔ پنکھا وغیرہ منہ کے آگے رکھ سکتی ہو۔ نقاب نہیں ڈال سکتیں۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ تمام کی تمام عورتوں نے اس وقت نقاب چہرہ پر سے الٹ دئے۔ اور کوئی ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔ تو جہاں دل میں اخلاص ہوتا ہے ایمان ہوتا ہے۔ وہاں اس کے مطابق عمل بھی کیا جاتا ہے۔ آجکل جو

پردہ کے خلاف شور

ڈالا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ مخالفین پردہ کو پہلے اس بات پر بحث کرنی چاہیئے۔ . . . .

. . . . کہ آیا کوئی خدا ہے یا نہیں اگر خدا ہے تو اس پر حسن ظنی کرتے ہوئے اس کے احکام کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ میں حیران ہوں کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ اور دوسری طرف۔ کہا جاتا ہے کہ خدا نے یہ غلطی کی وہ غلطی کی۔ یہاں پر اور میں ہی ایک نوجوان نے ایک مجلس میں یہ کہہ دیا کہ میں خدا سے زیادہ عقلمند ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس نوجوان نے اپنی جوانی کی ترنگ میں یہ فقرہ کہا تھا مگر اس قسم کے تفرقات کہتے ہوئے محتاط رہنا چاہیئے۔ فرض کرو۔ ایک ڈاکٹر نے ہمیں ایک نسخہ بتایا۔ اور اس نسخہ کی ادویہ کے اوزان بتاتے ہوئے کہا کہ اگر آپ بجائے فلاں دوائی کے پانچ قطروں کے چھ قطرے دوائی ڈالینگے۔ تو فائدہ نہیں ہوگا۔ میرا تجربہ بتاتا ہے کہ دوائیوں کو اس اندازہ اور وزن سے آپسمیں ملایا جائے جو میں نے آپ کو بتایا ہے۔ تو فائدہ ہوتا ہے۔ اور ذرا کم و بیشی کی جائے تو فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اگر ہم پوچھیں کہ وجہ کیا ہے تو وہ یہی کہیگا کہ میں نہیں بتا سکتا اب اگر کوئی آدمی ڈاکٹر سے نسخہ حاصل کرتے ہوئے اس بات پر

بحث

شروع کر دے کہ تم نے نسخہ میں فلاں دوائی کا وزن ½ ۴ گرین کیوں لکھا ہے۔ ۵ گرین کیوں نہیں لکھا۔ تو ہر ایک یہی کہیگا۔ کہ ایسی بحث کرنے والا احمق اور نادان ہے۔ نہ آپ ایسی بحث ڈاکٹر سے کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ آپ کے اس سوال کا جواب دے گا۔

ایک دفعہ میں دھرمسالہ گیا۔ مجھے انفلوئنزا کی وجہ سے دل کی تکلیف تھی۔ وہاں نزدیک ہی ایک سول ہسپتال . . . . کے سول سرجن سے بات چیت کی۔ جب اس کو میرا علم ہوا۔ تو اس نے کہا مجھے خوشی ہوئی ہے کہ مجھے خدمت کا موقعہ مل گیا ہے۔ انہوں نے مجھے ایک نسخہ لکھ کر دیا جس میں نکس وامیکا ۵ بوند۔ سوڈا بائی کارب دس گرین اور ایک اور دوا پڑتی تھی۔ جو مجھے اس وقت یاد نہیں رہی۔ نسخہ بتاتے ہوئے کہا ایک شرط ہے وہ یہ کہ نکس وامیکا پانچ ہی بوند ہو۔ اور سوڈا بائی کارب دس گرین ہی ہو۔ اس طرح تیسری دوائی کے وزن کے متعلق فرمایا اور کہا اگر آپ نے

ان ادویہ کے اوزان میں کمی بیشی کی تو فائدہ کا میں ذمہ دار نہیں۔ اور اگر آپ سوال کریں کہ ان ادویہ کے اوزان ذرا کم و بیش کرنے سے فائدہ کیوں نہیں ہوتا۔ تو میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ میرا تجربہ یہ بتاتا ہے۔ کہ اس نسخہ کی ادویہ کو میرے بتائے ہوئے اوزان کے مطابق اگر استعمال کیا جائے تو ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ اور ایک قطرہ کم یا ایک قطرہ زیادہ کوئی دوائی کردی جائے۔ تو پھر فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ جب ایک ڈاکٹر سے نسخہ لیتے ہوئے ہم نسخہ کی جزئیات کے متعلق اس سے بحث نہیں کرتے بلکہ یہ سب باتیں اس کے تجربہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے احکام کے مفید یا غیر مفید ہونے پر بحث کرنا بھی فضول اور لغو ہے۔ اس لئے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ

خُدا ہے یا نہیں

اگر ہے تو خدا نے قرآن نازل کیا ہے یا نہیں جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ قرآن اس نے نازل کیا ہے تو پھر باقی سوال آپ ہی آپ حل ہو جائینگے اگر قرآن کریم کو واقع ہی خدا تعالےٰ کی کتاب مان لیا جائے تو پھر اس کے احکام پر یہ بحث ہی نہیں کی جا سکتی کہ یہ حکم مفید ہے یا غیر مفید پھر تو اس کے احکام کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ اور اگر قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کی کتاب مان کر پھر اس کے احکام پر رائے زنی کرتی ہے اس کے احکام پر بحث کرتی ہے کہ یہ بات جو قرآن کریم نے بیان کی ہے موجودہ حالات کے ماتحت درست نہیں ہے تو پھر یہ وہی بات ہے جو کہ ایک پٹھان کے متعلق ایک قصہ میں بیان کی گئی ہے پٹھان فقہ بہت پڑھتے ہیں۔ ایک پٹھان نے جو فقہ پڑھا ہوا تھا۔ اور اس نے یہ بھی پڑھا ہوا تھا کہ نماز میں سوائے رکوع سجود وغیرہ حرکات کرنے کے اور کوئی حرکت کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے ایک دن اس نے حدیث میں پڑھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے امام حسنؓ کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ سجدہ میں جاتے تو آپ ان کو بٹھا دیتے اور جب قیام کرتے تو ان کو اٹھا لیتے تو وہ بول اٹھا کہ خوہ! محمد صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ اب یہ ایک سیدھی بات تھی کہ اگر بچہ شور کریگا۔ تو ساری نماز خراب ہو جائیگی۔ اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں امام حسنؓ کو اٹھایا ہوا تھا اور پھر نماز کسی اور کی بتائی ہوئی نہیں آپکی بتائی ہوئی تھی لیکن ان باتوں کے باوجود جب اس پٹھان نے یہ پڑھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں امام حسنؓ اٹھائے ہوئے تھے۔ اور آپ سجدہ جاتے ہوئے ان کو بٹھا دیتے تھے۔ اور کھڑے ہوتے ہوئے پھر اٹھا لیتے تھے تو اس نے کہا خوہ! محمد صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ جس طرح اس پٹھان کا یہ کہنا غلطی تھا۔ اسی طرح قرآن کریم کو سچا مان کر پھر اس کے احکام پر اعتراض کرنا غلطی ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ پہلے یہ بحث ہونی چاہیئے۔ کہ واقعہ میں قرآن کریم

سچّا ہے یا نہیں

جب یہ مان لیا جائے کہ قرآن کریم سچا ہے۔ تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جو خدا کہتا ہے ٹھیک کہتا ہے اگر آج ایک بات کی حکمت سمجھ میں نہیں آتی تو کل آجائیگی۔

رنر چھتر میں ایک پیر تھے ان کی کافی شہرت تھی۔ وہ مسمریزم کے کافی ماہر تھے اور توجہ میں کافی ملکہ رکھتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد سینکڑوں بیمار ان کے پاس جمع ہو جاتے وہ ان کو پھونک مارتے تھے۔ اور ان کے دم کی وجہ سے کئی مریضوں کو شفا حاصل ہو جاتی تھی۔ لدھیانہ کے ایک بزرگ صوفی احمد جان تھے۔ وہ ان کے شاگردوں میں سے تھے۔ انہوں نے ۱۲ سال اپنے اُستاد کی خدمت کی۔ وہ روزانہ ان کے لئے بجائے بیلوں کے خود خراس چلاتے اور دس سیر آٹا پیستے۔ ساتھ ساتھ روزانہ سبق بھی پڑھتے۔ آخر ان کے اُستاد نے ان کو اپنا خلیفہ بنا کر واپس لدھیانہ بھجوا دیا۔ پھر صوفی احمد جان صاحب کی اپنے زمانہ میں کافی شہرت تھی۔ اکثر لوگ علاج کے لئے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ جموں بیمار ہوئے اُنہوں نے صوفی صاحب کو کہلا بھیجا کہ آپ میرے پاس جموں تشریف لے آئیں اور پانچ سو روپیہ بھی بھیجا صوفی صاحب نیک آدمی تھے۔ اُنہوں نے وہ روپیہ واپس کر دیا۔ اور کہلا بھیجا کہ میں آپ کے پاس آنے کو تیار نہیں۔ آپ کو ضرورت ہے تو آپ میرے پاس آجائیں۔ ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی دعوےٰ نہ کیا تھا البتہ

براہین احمدؑیہ

لکھی ہوئی تھی کہ انہوں نے جب براہین کو پڑھا تو ان کو حضرت مرزا صاحب سے عقیدت ہو گئی آپ جب لدھیانہ تشریف لے گئے تو صوفی احمد جان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ ایک دن حضرت مرزا صاحب باہر سیر سے واپس آرہے تھے۔ اور ساتھ صوفی احمد جان بھی تھے آپ نے ان سے پوچھا۔ آپ بارہ سال رتر چھتر والوں کے پاس رہے آپ کو وہاں سے کیا ملا۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں اگر اس آدمی کو جو آرہا ہے غور سے دیکھوں تو وہ تڑپ کر گر پڑے حضرت صاحب کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا میاں صاحب آپ یہ بتایئے آپ کے اس فعل سے اس آدمی کو کیا فائدہ پہنچے گا اور آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ وہ صاحبِ دل تھے۔ فوراً سمجھ گئے۔ کہ ان کے پاس جو مسمریزم کی طاقت ہے۔ اس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ تو ایک علاج کا طریق ہے اس کے بعد انہوں نے مسمریزم کو چھوڑ دیا۔ تو کئی دفعہ دین کی باتوں کی سمجھ کئی سالوں کے بعد جا کر آیا کرتی ہے۔ بہتر طریق یہی ہے کہ قرآن کریم کو سچا جان کر اس کے احکام پر عمل کیا جائے اور اگر کسی حکم کی حکمت سمجھ میں نہیں آتی تو ساتھ ساتھ سوچتے بھی رہیں۔ میں خود سوچتا رہتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کے احکام میں کیا کیا حکمتیں ہیں۔ ایسا نہیں کرتا۔ کہ اگر کسی حکم کی حکمت سمجھ میں نہ آئے تو اس پر عمل بھی چھوڑ دوں۔ میں سوچتا بھی رہونگا اور ساتھ ساتھ عمل بھی کرتا رہوں گا۔

س:۔ اگر پردہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر اس کی حد کہاں تک ہے۔

ج:۔ پردہ کے لئے موٹا اصل یہ ہے الا ما ظھر منھا۔ جو چیز ظاہر کرنے کی مجبوری ہو۔ اس کو ظاہر کیا جائے۔ اس کے ماتحت ڈاکٹر کو بوقت ضرورت ماتھا دکھایا جا سکتا ہے زبان دکھائی جا سکتی ہے چہرہ دکھایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر عورت ڈاکٹر نہ ملے۔ تو مرد ڈاکٹر سے بچہ جنوایا جا سکتا ہے شریعت نے عورت کو یوں عام بول چال سے منع نہیں کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت گر جاتی ہے تو اس کو اُٹھاؤ۔ پیدل جا رہی ہو۔ تو اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ حج کے موقع پر ہجوم کے زیادہ ہونے کی وجہ سے سواری سے نیچے گر گئے ایک انصاری نے یہ دیکھ کر سواری سے چھلانگ لگائی۔ اور آپ کے پاس آکر کہا یا رسول اللہ میں مرجاؤں آپ کو کوئی چوٹ نہ آئے۔ آپ نے فرمایا مجھے چھوڑو۔ عورتوں کیطرف جاؤ۔ اور اُنکو اٹھاؤ۔

س:۔ قومی ترقی کے لئے عورت کا پردہ سے باہر آنا۔ اور مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ضروری ہے

ج:۔ واقعات کے ساتھ ہمیں اندازہ لگانا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کہ آدھا دین عائشہؓ سے حاصل کرو۔ اب

حضرت عائشہؓ

پردہ کرتی تھیں۔ مگر آپ نے دین پردہ میں ہی سیکھا۔ چنانچہ صحابہ آتے تھے۔ اور آپ سے علم حاصل کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے جنگ جمل میں خود فوج کی کمانڈ کی ہے۔ آپ قاضی بھی تھیں۔ معلم بھی تھیں جرنیل بھی تھیں۔ مفسر بھی تھیں۔ آپ نے عملاً وہ کچھ کر کے دکھایا کہ اس کی نظیر عورتوں میں کیا مردوں میں بھی ملنی محال ہے۔ مگر یہ سب کچھ آپ نے پردہ کے اندر رہ کر سیکھا۔ ہمارے قادیان میں لڑکیوں کے سکول میں پردہ کے اندر رہ کر ہماری لڑکیوں نے اس قدر ترقی کی کہ میٹرک کا نتیجہ پانچ سال سے سو فیصدی آرہا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں لڑکوں کا ۷۰ فیصدی نتیجہ ہوتا ہے۔ امسال مجلس مشاورت میں عورتوں کی طرف سے ایک ایسی رائے پیش کی گئی۔ جو مردوں کی رائے سے بڑھ کر تھی۔ اور وہ پاس ہو گئی۔ ہم جب واقعات کو دیکھ رہے ہیں کہ پردہ کے اندر رہ کر عورتیں ترقی کر رہی ہیں۔ اور ہر میدان میں ترقی کر رہی ہیں۔ تو ہم کس طرح کہہ دیں۔ کہ پردہ کی وجہ سے وہ ترقی نہیں کر سکیں گی۔ ایسا خیال کرنا صرف ایک وہم ہے حقیقت نہیں۔

س:۔ برقعہ کی زندگی کتنی ہے اور یہ برقعہ مسلمانوں میں کس حد تک رہیگا؟

ج:۔ ایک تو برقعہ کے کپڑے کی زندگی ہے یہ کوئی دو تین سال تک ہوگی۔ اور اگر یہ سوال ہو۔ کہ موجودہ برقعہ کب سے رائج ہوا ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ کوئی تیس چالیس سال سے پہلے اس برقعہ کا رواج مصر میں تھا۔ وہاں سے اس ملک میں آیا۔ باقی رہا یہ سوال کہ یہ برقعہ مسلمانوں میں کس حد تک رہیگا اس کا یہ جواب ہے کہ جو خدا کا حکم مانے گا۔ وہ برقعہ کو رکھے گا۔ اور جو نہیں مانے گا۔ وہ چھوڑ دے گا۔ اگر مسلمان قرآن کو سمجھیں گے اور وہ خدا کی طرف توجہ کریں گے تو وہ اس پردہ کو جس کو قرآن دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہے رائج کریں گے۔ باقی میں یقین رکھتا ہوں۔

اسلام غالب آئیگا

اور دوسرے مسلمان تو ایک طرف رہے یورپین عورتیں بھی پردہ کرینگی۔

س:۔ اسلام ایک سچا مذہب ہے اور سچا مذہب قدرت کے اُصولوں کے خلاف نہیں ہوتا۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ اب تقریباً پردہ روئے زمین پر کہیں نہیں اس سے ثابت ہوا کہ پردہ نہ کرنا قدرت کے اصولوں کے مطابق ہے۔

ج:۔ اس طرح تو مسلمان نماز بھی نہیں پڑھتے مسلمانوں کی اکثریت بے نماز ہے۔ لوگ جانتے ہیں کہ نماز پڑھنا اچھا کام ہے۔ مگر نہیں پڑھتے۔ اب آپ کے اصول کے مطابق نماز نہ پڑھنا بھی قدرت کے اصول کے مطابق ہے۔ اور یہ بھی پھر اسلام کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمان آئمہ میں طاقت نہیں رہی کہ وہ روحانی

طاقت سے کوئی تغیر پیدا کر سکیں۔ یا مسلمانوں کو نماز کا قائل کریں۔ اور عورت کو پردہ کا قائل کریں اس کے مقابلہ میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ ساری نہیں تو ۹۹ فی صدی نمازی ہے۔ اور اسی طرح ہماری عورتیں پردہ کے اندر رہتی ہیں۔

س:۔ ڈاڑھی کے بارے میں کیا حکم ہے اور آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟

ج:۔ اگر آپ کو یہ خیال ہے کہ میں یہ کچھ سمجھتا ہوں۔ وہ کرتا ہوں تو آپ کو یہ سوال مجھ سے نہیں کرنا چاہیئے۔ (اس پر سب حاضرین ہنس پڑے)

س:۔ کن حالات میں ڈاڑھی نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

ج:۔ میرے علم میں کسی حالت میں بھی ڈاڑھی نہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر یہ سوال ہو کہ ہم ڈاڑھی کیوں رکھیں تو اس کے متعلق میرا ایک ہی جواب ہے۔ کہ ہمارے آقا نے کہا۔ تو ہم نے داڑھی رکھ لی۔ ایک دوست کہا کرتے تھے کہ اگر ہم ڈاڑھی رکھیں تو سکھوں کے مشابہ ہو جائیں گے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ اگر منڈائی تو ہندوؤں کے مشابہ ہو جائیں گے۔ بعض انگریزوں نے لکھا ہے۔ کہ ڈاڑھی سردی میں گلے کو بچاتی ہے۔ چنانچہ اب یورپ میں داڑھی رکھنے لگ گئے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ آپ کا گلا تو خراب ہے۔ اس کے متعلق یہ جواب ہے کہ میرا تو کام ہی بولنا ہے۔ اور آج تو میں صبح سے بول رہا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب کبھی میں قرآن کریم کا درس دیتا ہوں اور آدم کا قصہ آجائے۔ تو بوڑھوں کی طرف سے مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب نوجوان جمع ہوں۔ تو ڈاڑھی کے متعلق ضرور سوالات کرتے ہیں:۔

نوٹس مجریہ عدالت!

سول جج سوائے جے پور باجلاس پنڈت مکٹ موہن لال جی اٹل بی کوم ایل۔ ایل بی سول جج سوائے جے پور

مقدمہ نمبر ۳۲ مرجوعہ ۹۲ ۵ مئی ۹۰ عنایتی۔ چھوٹیا۔ محمد تقی۔ ابوالحسن وغیرہ سکنائے جے پور مدعی

بنام:۔ عبد الغفور۔ ابو مقبول وغیرہ سکنائے جے پور مدعا علیہ دعویٰ تقاسم جائداد

بنام:۔ منیر الدین پسر مسماۃ مختار دختر مولا بخش۔ کنیز فاطمہ زوجہ امیر الدین بنت مسماۃ کلو دختر بدر الدین۔ غیاث الدین پسر مسماۃ کلو زوجہ شمس الدین بنت بدر الدین۔ نجم الدین۔ اسعد بدر الدین۔ فتح محمد پسر مسماۃ کلو دختر شمس الدین بنت بدر الدین۔ مسماۃ اختری زوجہ اکرام الدین بنت مسماۃ کلو زوجہ نصیر الدین۔ نواسہ بدر الدین مسماۃ ... صلاح الدین۔ سلیم الدین دختران و پسران مسماۃ انوری نابالغان بولایت علاؤ الدین والد خود۔ قاضی علاؤ الدین شوہر مسماۃ انوری بنت بدر الدین زین العباء مسماۃ سلطان پسر و دختر مسماۃ مختار زوجہ قاضی محی الدین۔ نواسہ نواسی مسماۃ مہو۔ عبد الاحد۔ عبد الحق پسر مسماۃ قمر النساء بنت خدا بخش اقوام مسلمان سکنائے لاہور پاکستان:۔

ہرگاہ کہ مسمی مدعیان نے عدالت ہذا میں درخواست گذاری ہے۔ کہ درخواست ترمیم منظور کی جائے۔ لہذا تم بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ عدالت ہذا میں بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۴۸ء بوقت ساڑھے سات بجے اصالتاً یا بذریعہ وکیل کے حاضر ہو کر خلاف منظوری درخواست اگر کوئی وجہ رکھتے ہو۔ تو ظاہر کرو۔ بصورت تمہاری عدم حاضری کے درخواست یکطرفہ سماعت کی جا کر فیصل ہو گی۔

آج بتاریخ ... ماہ ... ۱۹۴۸ء

بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا!

دستخط حاکم — مہر عدالت

حلقہ گنج (جماعت احمدیہ لاہور) کا سالانہ جلسہ

حلقہ گنج جماعت احمدیہ لاہور کا سالانہ جلسہ بروز ہفتہ۔ اتوار مطابق ۸۔ ۹ ہجرت ہو رہا ہے نزدیکی مقامات اور خصوصاً لاہور کے احباب سے گزارش ہے کہ شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ کھانے کا انتظام بالکل نہیں ہو گا۔ کیونکہ آج کل کے حالات کے مطابق یہ انتظام عملاً ناممکن ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس محترم جناب ملک عبد الرحمن صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ... فاضل مقررین شمولیت فرمائیں گے۔

پہلا اجلاس ہفتہ کی شام کو ۸ بجے شروع ہو گا۔ اور آخری اجلاس اتوار کو شام کے ... بجے ختم ہو جائے گا:۔ خاکسار نور احمد صدر حلقہ گنج جماعت احمدیہ لاہور

اخباری کاغذ کی ایجنسی

حکومت مغربی پنجاب کے حساب میں اخباری کاغذ کا کچھ سٹاک امریکہ سے لاہور پہنچنے والا ہے۔ اس کی مقدار تقریباً ۱۹۰ چھوٹے امریکن ٹن (ایک ٹن = ۲۰۰۰ پونڈ) ہے۔

کاغذ کے کاروبار کا تجربہ رکھنے والے اصحاب اگر اس اسٹاک کی ایجنسی لینا چاہیں تو مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز حکومت مغربی پنجاب سول سکرٹریٹ کو یہ پیشکش کریں۔ کہ وہ ایجنسی کے لئے کیا معاوضہ لیں گے۔

بنیادی شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ایجنسی کمیشن منہا کرنے کے بعد قیمت فروخت کی کل رقم یکمشت پیشگی حکومت مغربی پنجاب کے حوالہ کرنا ہو گی (۲) کاغذ کی فروخت محکمہ جاری کردہ پرمٹوں کے مطابق کرنا ہو گی (۳) جب تک مال فروخت نہ ہو گا۔ یہ حکومت کی ملکیت تصور ہو گا۔ (۴) اس معاہدے کی خلاف ورزی یا کسی گاہک سے مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت وصول کرنے پر حکومت کو اختیار ہو گا کہ ایجنسی کو منسوخ کر کے مال کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ اس صورت میں پیشگی جمع کردہ روپیہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

مزید تفصیلات ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز سے معلوم کی جا سکتی ہیں:۔ درخواستیں ۱۰ مئی ۱۹۴۸ء تک وصول کی جائیں گی۔

مہاجرین مشرقی پنجاب سے اپنا سامان لا سکتے ہیں

حکومت پاکستان کے وزیر امور مہاجرین آنریبل راجہ غضنفر علی خان کی طرف سے ایک پریس نوٹ شائع ہوا تھا۔ جس میں مطلع کیا گیا تھا۔ کہ وہ مہاجرین جو مشرقی پنجاب اور ریاستوں سے اپنا گھریلو سامان اور سیف ڈیپازٹس وغیرہ لانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے نقل و حمل کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ چنانچہ اس پریس نوٹ کے مطابق مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں حسب ذیل طریق کار پر عمل کیا جائے گا۔

(۱) لاریاں اور ٹرک وغیرہ کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے تمام درخواستیں تحریری طور پر دفتر پراونشل ٹرانسپورٹ کنٹرولر واقعہ نمبر ۱ مزنگ روڈ لاہور کے چیف سپرنٹنڈنٹ کے نام ارسال کرنی چاہیئیں (۲) ہر بدھ کی شام تک وصول ہونے والی درخواستوں کو مناسب جانچ پڑتال کے بعد ترتیب وار کر لیا جائے گا۔ اور دوسرے روز ان کی تعمیل کے لئے معین پروگرام بنا دیا جائے گا۔ حسب ضرورت بدھ تک درخواست دہندگان کے لئے ٹرک حاصل کئے جائیں گے۔ اور ٹرکوں کے روانہ ہونے کی تاریخ۔ ایم ای۔ او۔ پاکستان کی صلاح و مشورہ سے مقرر کی جاتی ہے گی جو ٹرکوں کے ساتھ جانے والے فوجی دستہ کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۳) درخواست کنندگان کو چاہیئے۔ کہ آنے والے جمعہ سے پہلے پہلے چیف سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات کر لیں (۴) متعلقہ ڈسٹرکٹ لائیزان افسران کو بذریعہ تار مطلع کر دیا جائے گا۔ تا وہ سامان اور سیف ڈیپازٹ وغیرہ لانے کے لئے پرمٹ حاصل کرنے میں ہر ممکن امداد کے لئے تیار رہیں۔

(۵) درخواست کنندگان کرایہ کی رقم پیشگی دینے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو کہ حکومت کی مقرر کردہ شرح ایک روپیہ فی میل کے حساب سے وصول کیا جائے گا۔

(۶) فاصلہ کے کرایہ سے علاوہ جو پیشگی ہی ادا کیا جائے گا۔ عرصۂ قیام کی اجرت بھی مقررہ شرحوں کے مطابق وصول کی جائے گی۔

(۷) مشرقی پنجاب جانے اور وہاں سے واپس آنے کے لئے پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی پٹرول مہیا کرے گی بشرطیکہ ٹرک کا مالک اسے یہ یقین دلا دے۔ کہ ماہوار کوٹہ میں سے اس کے پاس پٹرول بچا ہوا نہیں ہے۔ یہ نہایت ضروری ہو گا۔ کہ ٹرک کا کرایہ دار اس بات کی تصدیق کرے کہ فی الواقعہ سفر کیا گیا ہے۔

(۸) اگر کسی شخص کا سامان اتنا نہ ہو۔ کہ جس کے لئے اسے پورا ٹرک درکار ہو تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ اسی مقام کے کسی ایک یا کئی اور اشخاص کے ساتھ مل کر ٹرک کے حصول کے لئے درخواست کرے

دستخط (ایم انور علی) پراونشل ٹرانسپورٹ کنٹرولر مغربی پنجاب

آزاد فوج کے جانباز سپاہی

لاہور ۴ مئی۔ کشمیر کانفرنس کے شعبہ نشرواشاعت کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ نوشہرہ میں دشمن پر حملہ کے دوران میں آزاد کشمیر افواج کے حسب ذیل افسروں نے مختلف مواقع پر اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر خاص دلیری کے مظاہرے کئے ہیں۔ جن کا خاص اثر ان کے ماتحت افسروں اور دیگر کارکنوں پر بھی ہوا۔ چنانچہ میدان جنگ سے آنے والی ڈاک میں اس امر کا خاص تذکرہ ہو رہا ہے۔

(۱) بریگیڈیئر صلاح الدین صاحب (۲) ملک نجبتہ خاں منرئی محمود۔ کمانڈر محمود لشکر جو کہ بریگیڈیئر صلاح الدین صاحب کے ماتحت ہیں۔ (۳) سپہ سالار حضور علی جو کہ بریگیڈیئر صلاح الدین کے ماتحت لشکر کے کمانڈر ہیں (۴) لفٹیننٹ مہدی شاہ (۵) کرنل شاہین۔ جو کہ شہرۂ آفاق شاہین فوج میں کام کر رہے ہیں (۶) کیپٹن محمود خاں جو کہ رس کوٹلی بٹالین کے کمانڈر ہیں (۷) کیپٹن اعظم خاں (۸) ملک کشمیر خاں غلزئی (۹) کیپٹن خان محمد خاں مسعود زئی۔ (۱۰) ملک گلاب خاں مجلوزئی محمود (۱۱) محمد امین خان شاہین خیل (۱۲) صوبیدار قابل خاں منرئی۔

باشندگان کشمیر کا عزم بالجزم

لاہور ۳ مئی۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے شعبہ نشرواشاعت کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ محترم خواجہ غلام الدین صاحب وانی ہوم منسٹر حکومت آزاد کشمیر مظفرآباد سے کرناہ کے دشوار گزار علاقہ میں دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپ جب چھپلا بانڈی سے گزرے۔ تو سینکڑوں عورتوں اور بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ وہ سب آزاد کشمیر زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے خواجہ صاحب نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ آزادی کی شاہراہ پر کھڑے ہیں۔ جہاں سے آپ عروج کے اعلےٰ ترین مقامات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ گہواڑی تشریف لے گئے۔ جہاں دو ہزار آدمیوں نے آپ کا استقبال کیا عوام آزاد کشمیر زندہ باد۔ چوہدری غلام عباس زندہ باد خواجہ غلام الدین وانی زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے

آنریبل ہوم منسٹر نے فوجی سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ جہاں آپ کو سلامی دی گئی۔ آپ نے فوجی افسروں سپاہیوں کی شاندار خدمات کا اعتراف

قبائلیوں کو کشمیر سے واپس آنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا

کراچی ۳ مئی۔ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک پریس کانفرنس میں کشمیر کے بارے میں سلامتی کونسل کی آخری قرارداد کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہم کشمیر کمشن کے ساتھ تعاون کریں گے۔ لیکن وہ تعاون صرف اس حد تک ہی محدود ہوگا کہ کمشن اپنی آنکھوں سے صحیح حالات کا جائزہ لے سکے اور اس کے بعد سلامتی کونسل کو صحیح صورت حال سے مطلع کرے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ قرارداد میں بعض ایسی شرائط مذکور ہیں کہ جن کی موجودگی میں آزاد و غیر جانبدار استصواب رائے کا انعقاد قطعی ناممکن ہے۔ چنانچہ ہم کشمیر کمشن پر قرارداد کی ان کمزوریوں کو واضح کریں گے۔ اور یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کرا دینگے۔ کہ ان حالات میں حقیقی استصواب ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ نے قرارداد کی ان کمزوریوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کو برقرار رکھ کر اور انڈین یونین کی فوجوں کی موجودگی کی اجازت دے کر سلامتی کونسل نے جو تھوڑا یا بہت ایک ہاتھ سے دیا تھا۔ وہ دوسرے ہاتھ سے واپس لے لیا ہے

قبائلیوں کو کشمیر سے نکالنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قبائلی تو بہت ہی تھوڑی تعداد میں۔ آزاد فوج میں وہاں کے اصل باشندوں کی زبردست اکثریت ہے اور جن کے نزدیک ان کی جنگ آزادی زندگی اور موت کی جنگ کا درجہ رکھتی ہے۔ ان بہادروں کے ساتھ پاکستان کو ان کی ہمدردی نہ ہو۔ اور پھر قابل غور امر یہ ہے کہ جس چیز سے ہم خود مطمئن نہیں۔ اس سے ہم قبائلیوں کو کیونکر اطمینان دلا سکتے ہیں اور نہ انہیں واپس آنے پر مجبور کر سکتے ہیں

گورنر جنرل کے عہدے پر راجگوپال اچاریہ کا تقرر

کلکتہ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہندوستان نے شاہ انگلستان سے سفارش کی تھی کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے چلے جانے کے بعد گورنر جنرل کے عہدے پر مسٹر سی راجگوپال اچاریہ گورنر مغربی بنگال کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ ملک معظم نے حکومت ہند کی اس سفارش کو قبول کر لیا ہے یاد رہے لارڈ ماؤنٹ بیٹن ۲۱ جون ۱۹۴۸ء کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائینگے۔

— لاہور ۴ مئی مغربی پنجاب کی حکومت ضلع شاہ پور کے ۱۱ دیہات میں پانی کے نل لگانے پر قریباً سات لاکھ روپے صرف کرے گی۔ ان دیہات کی ۲۶ ہزار کے قریب آبادی اب تک پانی کی موزوں بہم رسانی سے محروم رہی۔

...کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ اسلام کی فوج ہیں اور خدا کے نام پر مرتے ہیں۔ مسلمان جب خدا کے لئے لڑتا ہے۔ تو خدا اس کی امداد کرتا ہے۔ اگرچہ آپ کا دشمن طاقت و ہتھیاروں میں آپ سے برتر ہے۔ مگر آپ کے پاس صداقت اور مظلومیت کا ہتھیار ہے۔ جو آپ کی امداد کرتا ہے۔ ہمارا سب سے بڑا مقصد دشمن کو شکست دے کر ظلم کو ختم کرنا ہے۔ ہمیں اپنی تمام توجہ جنگ کی طرف مرکوز کرنی چاہیئے۔

روس میں ملک فیروز خان نون کو سفیر مقرر کیا جائے گا

کراچی ۳ مئی وزیر مہاجرین و بحالیات مسٹر غضنفر علی خاں کو ایران میں پاکستان کا پہلا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ نیز جب سے یہ اعلان ہوا ہے کہ روس اور پاکستان کے درمیان سفیروں کا تبادلہ عمل میں آنے والا ہے۔ سیاسی حلقوں میں پاکستانی سفیر کے تقرر کے متعلق بہت کچھ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ اس عہدے کے لئے جن اشخاص کا نام لیا جا رہا ہے۔ انہیں ملک فیروز خان نون کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

سندھ میں نئی وزارت کی تشکیل

کراچی ۳ مئی۔ پیر الٰہی بخش نے جو کل ہی لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے تھے۔ سندھ میں نئی وزارت بنا لی ہے۔ آج ایک بجے دوپہر وزیراعظم آنریبل پیر الٰہی بخش اور ان کی نئی وزارت نے حلف وفاداری اٹھایا۔ نئے وزراء میں محکموں کی تقسیم حسب ذیل طریق پر کی گئی ہے:۔

میر غلام علی تالپور مال اور امور عامہ۔ سید میراں محمد شاہ خزانہ امور مہاجرین و محکمہ حفظان صحت آنریبل محمد اعظم محکمہ جات سول سپلائی تیز زراعت اور صنعت و حرفت۔

سوشلسٹوں کی سرگرمیاں

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۴ اپریل مغربی پاکستان سوشلسٹ پارٹی کے سیکرٹری لطیف آفریدی آج سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے سرگودھا کے مہاجر کسانوں پر پولیس مظالم کی تحقیقات کے لئے روانہ ہو گئے۔ مسٹر لطیف آفریدی وہاں سے ہو کر اوکاڑہ ضلع منٹگمری جائینگے جہاں آپ ضلع منٹگمری کے اراضی سے بے دخل کئے جانے والے مہاجرین کی شکایات کی تحقیق کریں گے۔

ٹریڈ یونین کی مجلس عاملہ کا اجلاس

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۴ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ورکرز ٹریڈ یونین کے صدر مرزا محمد ابراہیم نے ۷ مئی کو فیڈریشن کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس بلایا ہے۔ فیڈریشن کا یہ ہنگامی اور غیر معمولی اجلاس یونین کے دفتر میں ہی منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں یونین کے تمام رکن اعلیٰ شرکت کرینگے اس اجلاس میں فیڈریشن کے آئندہ لائحہ عمل۔ تنخواہوں میں اضافہ۔ ملازموں کی تخفیف اور سٹرائک وغیرہ کے متعلق فیصلے کئے جائیں گے

قیدیوں کو کھلی بارکوں میں رکھا جائے

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۴ اپریل مغربی پنجاب کی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلس عاملہ کے ایک ممتاز رکن مسٹر آفتاب قریشی نے ایک بیان میں حکومت مغربی پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب سے لائے جانے والے قیدیوں کو بند کوٹھڑیوں محبوس رکھنے کی بجائے کھلی بارکوں میں رکھا جائے۔ آپ نے کہا اُن پر ادھر کون سے کم مظالم ہوئے تھے کہ یہاں انہیں پھانسی والی کوٹھڑیوں میں بند کر رکھا ہے۔ آپ نے حکومت کی توجہ خاص کر ان قیدیوں کی طرف مبذول کرائی ہے۔ جو جالندھر کے ایک کانگرسی کارکن لابھ سنگھ کے قتل میں ماخوذ ہیں۔

پابندیاں اٹھا لینے کا فیصلہ

متفرق سیاسی ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت حیدرآباد نے کمیونسٹ پارٹی پر سے ان تمام پابندیوں کو اٹھا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اس نے اس پر ورنگل اور دیگر سرحدی اضلاع میں بنکوں کو لوٹنے۔ اور دھاڑے کرنے کے جرم میں لگا رکھی تھیں۔ حکومت کی طرف سے ایک دو دن کے اندر* اندر ہی ان پابندیوں کے اٹھائے جانے کے سلسلے سرکاری طور پر اعلان کی توقع ہے (نامہ نگار خصوصی)

۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والوں کی فہرست

فہرست نمبر ۱۳

دفتر اول چودھواں سال

- بابو ضیاء اللہ صاحب ملازم پولیس ہسپتال گجرات ۳۰/-
- چوہدری محمد عبد اللہ صاحب آف قادیان حال گجرات ۳۰/-
- مرزا خدا بخش صاحب گجرات ۳۶/-
- منشی عبد اللہ صاحب کھاریاں ۱۶/-
- محمد الدین صاحب " ۶/۶
- ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب کھاریاں ۱۳/-
- رحمت بی بی صاحبہ " " ۷/۴
- نور بیگم صاحبہ اہلیہ سلطان احمد صاحب " ۷/۴
- بیگم بی بی صاحبہ دختر چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں ۷/۴
- جنت بی بی صاحبہ اہلیہ رحمت خان صاحب سکنہ کھاریاں ۱۵/۸
- میاں اللہ داد صاحب شیخ پور ۶/-
- غلام محمد صاحب " ۶/-
- فتح محمد صاحب دھارووالہ گولیکی ۲۴/-
- پیر محمد عبد اللہ صاحب " ۶/-
- میاں نور دین صاحب ۲۰/۷
- نعمت بی بی صاحبہ زوجہ غلام رسول صاحب سماعیلہ ۱۶/-
- سید عبد الغنی شاہ صاحب گھٹیر ۲۰/۴
- اہلیہ صاحبہ سید فاضل شاہ صاحب " ۱۱/۸
- مولوی غلام علی صاحب پریذیڈنٹ سعد اللہ پور ۱۱/۱۲
- محمد الدین صاحب امیر جماعت تہال ۴۶/-
- محمد اسمٰعیل صاحب اٹہ تورنگ ۲۷/-
- سلطان عالم صاحب سیکرٹری گوہریالہ ۶۰/-
- حافظ امام دین صاحب " ۱۲/-
- مولوی عمر الدین صاحب امیر جماعت شادیوال خورد ۸/-
- بی بی زوجہ حاکم علی صاحب شادیوال خورد ۵/۱۲
- نواب بی بی صاحبہ اہلیہ منشی علی احمد صاحب شادیوال خورد ۱۰/۴
- والدہ صاحب مرحوم علی احمد صاحب " ۱۰/-
- ملک برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت کنجاہ ۱۲/-
- چوہدری غلام محمد صاحب " ۱۱/۸
- ملک اللہ رکھا صاحب میلوال " ۵/۵
- سیدہ سجادہ بیگم صاحبہ مونگ ۹/-
- احمد دین صاحب سیکرٹری ڈنگہ ۱۲/۲
- حاکم بی بی صاحبہ زوجہ غلام حیدر صاحب سوک کلاں ۱۶/۲
- میر عبد اللہ صاحب چھے خورد ۷/۱۲
- چوہدری دیوان علی صاحب سرائے عالمگیر ۷/۱۰
- ملک فتح محمد صاحب سلوہ سلوور آف قادیان منڈی بہاء الدین ۱۲/-
- نواب خان صاحب فتح پور ۵/۵
- رسول بی بی صاحبہ سدو کے ۱۹/-
- ڈاکٹر اعظم علی صاحب چیلیانوالی ۱۰۷/-
- سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر رسول ۲۶۵/-
- والدہ صاحبہ " " ۹/-
- چوہدری عصمت اللہ صاحب گوجرہ ۴۱/-
- منشی عبد الحق صاحب کاتب آف قادیان جوڑہ کرنانہ ۲۰/۸
- محمد الدین صاحب برادر غلام حسین صاحب لنگر خانہ حال لالیانہ ۸/-
- برکت علی صاحب بجلیاں ۵/-
- محمد حسین صاحب تحسین آف قادیان گولیکی ۱۲/-
- احمد دین صاحب موذن والد " " ۵/۴
- غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب " ۹/۴
- رحمت بی بی صاحبہ والدہ " " " ۵/۲
- غلام حیدر صاحب فوجیاں والی ۹/-
- امام الدین صاحب عالم گڑھ ۱۵/-
- ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر گڑیالہ ۶۶/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۷/-
- رستم علی صاحب عالم گڑھ ۶/۱۲
- میاں خان صاحب سبزہ گولد ۸/-/۹
- اہلیہ صاحبہ فضل خان صاحب کھوکھروالی ۵/۱۵
- بابا فضل محمد صاحب دوکاندار آف قادیان حال گجرات ۱۳/۱۲
- سید عزیز اللہ شاہ صاحب جہلم شہر ۲۰۰
- میاں لال دین صاحب " " ۷۵/-
- میاں خیر دین صاحب آف قادیان " ۳۱/-
- سید مبارک احمد صاحب " ۱۰/-
- سید ولی محمد صاحب " ۱۱/-
- چوہدری کرم دین صاحب چکوال ۶۱/-
- جمعدار عبد اللہ خان صاحب دولیال ۳۹/۸
- ملک نثار خان صاحب دولیال ۱۶/-
- راجہ دل محمد صاحب ڈسیل پور ۴۵/-
- چوہدری شمشیر علی صاحب نائب تحصیلدار پنڈ دادنخان ۳۸/-
- غلام احمد صاحب حوالدار کلرک فرسٹ پنجاب رجمنٹ جہلم ۹/-
- سلطان بخش صاحب کلر کہار ۶/۶
- راجہ فضل داد صاحب ڈلوالی ۸۰/-
- امیر بیگم صاحبہ زوجہ محمد اشرف صاحب مرحوم ملوٹ ۴۵/-
- امیر بیگم صاحبہ منجانب محمد اشرف صاحب ۱۴۵/-
- والدہ صاحبہ پیر محی الدین صاحب راولپنڈی حلقہ نمبر ۱ ۱۰۵/-
- محمد عبد اللہ صاحب " " ۱۱/-
- پیر صلاح الدین صاحب C. A. G راولپنڈی " ۲۹۳/-
- امۃ اللہ صاحبہ " " ۷۰/-
- پیر ضیاء الدین صاحب " ۱۱۵/-
- محمد عبد الخالق صاحب " ۲۰/-
- قاضی محمد یوسف صاحب " ۱۰/-
- محمد نواز صاحب " ۵/-
- قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی قادیانی معہ اہلیہ صاحبہ راولپنڈی حلقہ نمبر ۲ ۱۲/-
- چوہدری فقیر محمد صاحب " " ۳ ۴۵۹/-
- نور محمد صاحب پسر " " ۶۴/-
- محمد صادق صاحب " " ۸/-
- بشیر احمد صاحب " " " ۱۵/-
- صالح محمد صاحب " " ۹/-
- محمد یونس صاحب ابن ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب خان قادیان ۱۰/۴
- کپتان غلام احمد صاحب ستی بنک کوہ مری ۳۵۰/-
- بیگم صاحبہ غلام احمد صاحب کوہ مری ۱۱۲/-
- والدہ صاحبہ " ۴۲/-
- مستری عبد الغفور صاحب ایبٹ آبادی کوہ مری ۷/۴
- لفٹننٹ کرنل ایم عطاء اللہ صاحب راولپنڈی ۵۰۰/-
- بیگم صاحبہ " " ۵۰/-
- جمعدار عبد الصمد صاحب راولپنڈی ۳۰/-
- شیخ غلام جیلانی صاحب حال عارف والہ ۷۵/-
- ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب روپڑ ڈسپنسری ۱۴۰/-
- قاری غلام مجتبےٰ صاحب آف قادیان حال تلہ گنگ ۵۸/-
- میاں فضل حق صاحب آف قادیان ڈیرہ غازیخان ۲۱/-
- " عبد الغنی صاحب " ۲۱/-
- مائی اللہ جوائی صاحبہ ڈیرہ غازیخان ۷/۸
- ربیعہ خانم صاحبہ گرلز سکول " ۸/-
- استانی زینب بی بی صاحبہ " ۴۶/-
- مستری ہدایت اللہ صاحب " ۲۴/-
- والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خان کیپٹن تبعرانی ۱۳/-
- والدہ صاحبہ محمد حیات خان صاحب ۳۰/-
- چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار تونسہ ۵/-
- میر محمد صاحب پٹواری " " ۱۰/۱۲
- ماسٹر عبد القدیر صاحب بستی رنداں ۲۲/-
- عبد القادر صاحب مرالی جوئیہ ۴۲/۸
- قاضی اکبر محمود صاحب اوورسیر داد خیل ۱۲۰/-
- اہلیہ صاحبہ " " ۳۰/-
- قریشی احمد شفیع صاحب پسر محمد شفیع صاحب اوورسیر میانوالی " ۱۰/۱۵
- محمد طفیل صاحب ریلوے گارڈ کندیاں ۱۰/-
- مولوی محمد عرفان صاحب ایپل ڈفیس مانسہرہ ۵۰/-
- صوفی رحمت اللہ صاحب اوکی وریس ڈیب گراں مانسہرہ ۱۵/-
- فقیر اللہ صاحب محکمہ زراعت ہری پور " ۱۰/-
- بابو محمد ابراہیم صاحب تربیلا " ۵۳/-
- مرزا عبد الحمید صاحب D. S. P. پشاور ۴۴/-
- مولوی عبد السلام صاحب کلرک " ۲۰/-
- حکیم مرغوب اللہ صاحب چیف انجینئر S. W. P. آفس پشاور ۷۰/-
- مرزا غلام رسول صاحب پنشنر " ۲۱/-
- والدین " " ۱۱/-
- کرامت اللہ خان صاحب " ۱۸/-
- ہمشیرہ احیاء الدین صاحب " ۲۵/-
- خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب پشاور (قادیانی) ۲۵۵/-

لکھا ہے کہ میرے موجودہ حالات ایسے نہ تھے کہ ابھی ادا کرتا۔ مگر آپ کی چٹھی نے ایسی حرکت پیدا کی۔ کہ میں نے ضروری سمجھا۔ کہ خدا کا قرض پہلے ادا کر دیا جائے۔ ذاتی ضروریات خود بخود پوری کر دیگا۔

- اہلیہ صاحبہ خان صاحب فرزند علی صاحب " در ۲۰/-
- مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی ۵/-
- مرزا اللہ دتا صاحب ریلوے انجن شیڈ " ۹/۱۱
- اہلیہ صاحبہ مرزا غلام حیدر صاحب " ۸/-
- ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب " ۱۰/-
- حوالدار احمد دین صاحب کوہاٹ چھاؤنی ۵۰/-
- اہلیہ ملک عبد الغنی صاحب " ۲۵/-
- مولوی عبد الرحمٰن صاحب آف قادیان مردان ۹/-
- میاں محمد عبد اللہ صاحب خیر آف قادیان رسالپور چھاؤنی ۱۰/-

ہ آپکا نو سو روپیہ امانت میں تھا آپ نے فرمایا کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے۔ اسلئے میرا امانت کا نو سو روپیہ تیرھویں سال۔ انیسویں سال ایک بندہ

چوہدری ظفر احمد صاحب رسالپور چھاؤنی ۱۵۵/-
کیپٹن اقبال احمد صاحب فونٹیئر بیٹری کوہاٹ ۵۲/-
سلطان صلاح الدین صاحب حوالدار کلرک پشاور ۸۵/-
محمد سعید صاحب کلیم ڈرائنگ ماسٹر ٹیری ۲۰/-
چوہدری عنایت اللہ صاحب ہٹری ہسپتال بنوں ۱۸/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۳/-
سعیدہ ہاجرہ صاحبہ اہلیہ
محمود احمد صاحب ناصر کوہاٹ چھاؤنی ۱۲/-
سید محمد احمد صاحب صوبیدار
بنوں D.S.A.C ۸۰/-
خانزادہ امیر اللہ خانصاحب اسماعیلہ ۱۷/۸
امیر عالم صاحب کوٹلی کشمیر ۵۵/-
مرزا عبد الخالق صاحب بارہ مولا کشمیر ۱۵/-
محمد رمضان صاحب گجراتی کوٹلی ۱۸/۱۳
حوالدار سید مبارک احمد صاحب انبالہ کینٹ ۷/۸
محمد ابراہیم صاحب ابیال گڑھ گورداسپور ۷/۸
قریشی فضل حق صاحب سیکھواں ۵/۷
حکیم قطب الدین صاحب معہ اہلیہ مسجد مبارک ۱۲/-
ڈاکٹر ایم۔ اے عامر امرتسر ۲۶/۶
ہدری جیوا خان صاحب خانپور سرہند ۱۵/۲
محمد صاحب گمسیٹ پور کیریاں ۱۲/-
جہ ظہور احمد شاہ صاحب امرتسری ۲۶/-
محمد خان صاحب ابرانہ خورد ۶/۳
ت علی خانصاحب بڈبر پٹیالہ ۳۲/-
بخش صاحب اٹھوال ۵/۵
دین صاحب بھینی بانگر ۵/۹
اسحٰق صاحب انبالہ کینٹ ۸/۲
خ فضل حق صاحب گارڈ دار الرحمت ۳۷/-
دین صاحب ہرسیاں ۶/-
انگ حبیب احمد صاحب " ۱۰/-
محمد صاحب " ۵/۱۳
سعید صاحب پوسٹ ماسٹر ملتان چھاؤنی ۱۰۴/-
صاحبہ " " " ۱۱/۸
م حسن صاحب مارٹر چھاؤنی ۴۴/-
محمد علی صاحب ٹھیکیدار ملتان ۱۰۰/-
بیگم صاحبہ آف سٹروعہ " ۱۶/۴
خان صاحب نائب تحصیلدار لودہراں ۲۰۰/-
الدین صاحب پریذیڈنٹ کبیر والا ۲۵/-
دین صاحب سکرٹری " ۲۵/-
ی صاحب آف قادیان
گوجھڑوالہ ۵۱۰/-
ملک سمر علی صاحب رئیس گوجھڑالہ ۶۰/-
" " " ۱۰/-
" " " ۱۰/-

پسر ملک عمر علی صاحب گوجھڑالہ ۱۰/-
ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالی ملٹری
ہسپتال سیالکوٹ چھاؤنی ۶۲/۴
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر محمد صاحب " ۲۲/۸،
محمد حیات خان صاحب بمعہ ملہ ہی شیر خان ملتان ۳۱/-
محمد عبد اللہ خان صاحب دلیالوی " ۲۰/-
ماسٹر فضل کریم معہ اہلیہ وعیال بوڑے والہ ۷۰/-
عبد العزیز صاحب قریشی لیتی
دموری اسماعیل پورہ ۹/۶
غلام قادر صاحب قائل پور کالج ۵/-
ڈاکٹر فرزند علی صاحب صادق چک
چک ۱۲۰ ج ب ۵۰/-
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب " ۳۰/-
میاں محمد اسمٰعیل صاحب جھول ۱۰/-
میجر ملک محمد حسین صاحب خفرو ال بہاولپور ۶۵/-
بابو محمد بخش صاحب آف قادیان حال بنگہ قاضی دالہ ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۶/۸
منشی فضل کریم صاحب پنشنر پولیس منٹگمری ۱۷/-
جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک ۹۹/۱۲ " ۶۲/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/-
والدین " " ۱۵/-
امۃ الحمید بنت " " ۸/-
آمنہ بی بی مرحومہ " ۸/-
منجانب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و
حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۶/-
محمد یعقوب صاحب منٹگمری ۷/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب کنسٹیبل پولیس منٹگمری ۶/-
اہلیہ صاحبہ " " ۶/-
میاں محمد حیات صاحب آف موگا " ۱۵/-
بابو محمد شریف صاحب آف قادیان " ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ روشن دین صاحب زرگر " ۲۰/-
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر " ۲۰/-
خیر الدین صاحب ہیچر ہائی سکول عارف والہ ۲۳/-
صوفی تاج دین صاحب ۵/-
چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ پاکپتن ۵۸/-
منشی نور محمد صاحب پٹواری " ۱۰/-
چوہدری محمد اسلم صاحب A.S.M منڈی ہیرا سنگھ ۳۰/-
برکت علی صاحب چک بندی " ۲۲/-
محمد بدر الحسن صاحب کلیم آف قادیان پاکپتن ۹/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب پریکٹیشنر اوکاڑہ منڈی ۲۱/۴
ماسٹر عالم علی صاحب ہیچر ایم بی سکول " ۱۳/-
چوہدری عبد الواحد صاحب آڑھتی منڈی ۱۵/-
صوبیدار نور محمد صاحب چک ۱۱۴ " ۱۶۵/-
چوہدری نور دین صاحب ذیلدار چک ۶/۱۱ ایل " ۱۷۶/-
اہلیہ اول " ۲۵/-
" دوم " " ۲۱/-

چوہدری رسول بخش صاحب چک ۶ ۔۔۔ ۱۵/۸
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
رشید احمد صاحب چک نمبر ۳۰ ۱۲/-
چوہدری غلام حیدر صاحب " ۵/۲
" مبارک علی صاحب آف قادیان ہڑپہ ۷/۱۲
" مہتاب دین صاحب P.C.S " ۲۶۵/-
بابو غلام احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر " ۶۰/-
چوہدری فیض احمد صاحب چک ۲۲ منٹگمری ۳۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۳۵/-
حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب لگو ۵۰/-
قاضی رشید احمد صاحب چک ۱۳۷ ۱۲/-
حوالدار بشیر احمد صاحب پٹ ورکنیٹ ۳۵/-
امۃ الحی صاحبہ والدہ " " ۲۰/-
رحمت اللہ صاحب آف سنور سنٹرل جیل منٹگمری ۶/۸
مستری احمد الدین صاحب لگو " ۳۰/-
کریم بخش صاحب " " ۵/۴
حافظ عبد الرحمٰن صاحب حویلی لکھا ۲۵/-
سید حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ سلیمانکی ۸/-
ملک برکت اللہ خانصاحب قادیانی کراچی ۱۲۰/-
ڈاکٹر حاجی خانصاحب یوسف زئی " ۱۴۰/-
ہر دو اہلیہ صاحبہ " " ۳۶/-
صوفی محمد رفیع صاحب D.S.P سکھر ۱۰۶/-
چوہدری امداد علی خانصاحب کنری ۱۴/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۴/-
حافظ محمد یوسف صاحب محمد نگر سندھ ۶/-
شاہ دین صاحب محمود آباد سٹیٹ " ۶/۸
سید مسعود مبارک شاہ صاحب " " ۳۱/-
منشی سلطان احمد صاحب " " ۲۶/-
نائک اودانی خانصاحب " " ۱۴/-
صوفی غلام محمد صاحب امیر جماعت چک منگلا " ۳۱/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۳/-
والدہ صاحبہ " " ۶/-
چوہدری محمد شفیع صاحب شریف آباد سٹیٹ " ۱۸/-
امام الدین صاحب " " ۷/۸
رحمت علی صاحب " " ۱۱/۸
چوہدری فیروز احمد صاحب ظفر آباد سٹیٹ " ۴۵/-
" نصیر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ بشیر آباد " ۴۵/۴
اہلیہ صاحبہ " " ۳۵/-
نور بی بی صاحبہ والدہ بشیر احمد صاحب دفتر محاسب ۳۰/-
اہلیہ چوہدری عزیز اللہ صاحب حیدر آباد سندھ ۷۶/-
چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش دار الفضل قادیان ۶۲۵/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۵۰/-
والدہ صاحبہ " " ۵۰/-
محمد عبد الحق صاحب جنجوعہ کوئٹہ ۳۰/-

ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب کوئٹہ ۶۵/-
فیض الحق خانصاحب " ۵۶/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۱/-
شیخ عبد الاحد صاحب " ۲۵/-
والدہ صاحبہ ناظر حسین صاحب " ۱۲/-
صوفی عبد الرحمٰن صاحب " ۱۴/۸
صوبیدار میجر محمد عبد الرحمٰن صاحب " ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/-
والدہ صاحبہ مرحومہ " " ۱۰/-
مرحوم رشتہ دار ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبد القیوم صاحب لورالائی ۱۷/-
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ڈھاڈر بلوچستان ۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۱۲
مہتہ عبد القادر صاحب " ۲۷/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " ۷/۱۲
مہتہ عبد الرزاق " " ۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۱۲
مہتہ عبد الخالق صاحب ۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۱۲
مہتہ عبد السلام " " ۵/۱۲
عبد المالک صاحب " " " ۶/-
آصفہ خانم صاحبہ " " " ۶/-
برکات احمد صاحب " ۸/۲
سراج دین احمد صاحب ہندو باغ " ۲۲/-
محمد الدین صاحب ایجوکیشنل " ۶۰/-
سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنو ۳۵۰/-
محمد شفیع صاحب اکبر پوری کانپور ۱۲/-
بابو محمد یوسف صاحب بریلی ۲۰/-
وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب بھوپال ۲۵/-
حاجی بقاء اللہ صاحب چوک بازار " ۵۰۰/-
سید منصور احمد صاحب مرحوم " ۶/۳
" وزارت حسین صاحب مونگھیر ۲۰۲/-
شیخ سلطان احمد صاحب " ۲۱/-
اہلیہ اول " " ۶
" دوم " " ۱۱/-
والدہ صاحبہ سید عبد السلام صاحب " ۵/۱۲
چوہدری عبد اللہ خان صاحب جمشید پور ۴۰/-
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب " ۱۴/-
سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ ۸۶/-
اہلیہ صاحبہ " " ۷/-
خورشید امن صاحبہ " " ۷/-
شیخ محمد عبد اللہ صاحب کٹک بھدرک اڑیسہ ۷/۱۰
کالے خان صاحب سری بارہ بڈان باڑی " ۲۰/-
خلیل الدین احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۳۱/-

لطیف النساء صاحبہ زینب النساء صاحبہ سرنی بارہ، پدن پاؤ اڑیسا ۱/-۸
الحاج میر کلیم اللہ صاحب شیموگہ ۶۵۵/-
شیموگہ (میسور) کی جماعت چھ احباب کا وعدہ ۱۰۱۷ کا تھا۔ جو انہوں نے اپریل ۱۹۴۸ء کے پہلے ہفتہ تک سو فی صدی پورا کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
منجانب سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدر آباد دکن ۴۵۰/-
اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " ۶۶/-
غلام محمود صاحب فرزند " ۵۰/-
سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال " ۲۰۰/-
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ " ۵۵/-
سیٹھ محمد معین دین صاحب " ۲۰۰/-
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۵۵/-
سیٹھ سعید جعفر صاحب " ۲۵
اہلیہ صاحبہ " " ۱۲/-
محمد عبد الرؤف صاحب " ۴۰/-
میر عبد الجلیل صاحب شیموگہ میسور ۳۶/-
سید مدار شاہ صاحب " ۲۰۵/-
ایم کریم خان صاحب " ۲۵/-
ایس۔ اے عبد الرزاق صاحب " ۷۶/-
سید دستگیر صاحب " ۱۰/-
مولوی محمد امام صاحب ڈیزٹ بنگلور ۲۵/-
ضیاء الدین صاحب مرحوم فرزند }
محبوب علی صاحب حیدر آباد دکن } ۱۷/-
زبیدہ بیگم صاحبہ دختر " " ۱۷/-
رضیہ بیگم " ۱۷/-
امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد یونس صاحب " ۱۴۰/-
محمد ادریس صاحب فرزند " ۱۸/-
نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب ۱۵۰/-
اہلیہ صاحبہ نواب غلام احمد خان صاحب " ۲۵/-
سید محمد خواجہ صاحب مرحوم " ۷/-
نور دین صاحب مرحوم فرزند " ۷/-
محبوب النساء صاحبہ اہلیہ }
محمد عبد الجلیل صاحب فیضی } " ۴۰/-
اہلیہ صاحبہ مولوی حیدر علی صاحب " ۶۵/-
امۃ السلام صاحبہ دختر " " ۱۶/-
محمد عثمان صاحب ولد شیخ داؤد احمد صاحب " ۱۰/-
رضیہ بیگم صاحبہ دختر محمد عبد القادر صاحب " ۱۱/-
ہمشیرہ مولوی بہاء الدین صاحب " ۸/-
سید منظور احمد صاحب " ۳۷/۸
اہلیہ صاحبہ " ۲۷/۸
شیخ محمد یعقوب صاحب " ۶/-
محمد عبد اللہ صاحب جی ایس بسی ۲۰/-

احمد عبد اللہ صاحب ناگجل حیدر آباد ۲۰/-
عبد الصمد صاحب سکندر آباد دکن ۳۶/-
سید عبد الباری صاحب اورنگ آباد ۱۵/۹
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۰/۶
کیپٹن ڈاکٹر بشیری صاحب عدن ۱۶۰۰/-
محترمہ حمیدہ بانو اہلیہ " " ۴۳۳/۶
چوہدری سلطان احمد صاحب " ۷۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۷۵/-
والدہ صاحبہ " " " ۷۵/-
ڈاکٹر محمد خان صاحب " ۵۵۰/-
کے بی حلیمہ صاحبہ پینگاڈی ۵/۱۱
محمد عظیم دین صاحب بھدیسر مشرقی بنگال ۱۵۱/-
اسلام الدین احمد صاحب بشتو پور بنگال ۲۹/۸
ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو برما ۱۹۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰۴/-
بچگان " " ۴۱/-
محمد افضل صاحب رنگون برما ۳۰/-
کرم الٰہی صاحب فنٹر " ۲۱۰/-
ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب نیروبی ۶۰۰/-
سعادت احمد صاحب پسر سرور بشارت احمد صاحب }
ٹانگانیکا افریقہ } ۵/۱۳
امۃ اللطیف صاحبہ دختر " " ۵/۱۳
غلام احمد صاحب پسر عبد الکریم صاحب ڈار " ۶/-
رشیم بی بی صاحبہ والدہ " " ۶/-
محمد افضل صاحب ممباسہ افریقہ ۱۰۴۸/۲/۱
سید محمد سرور شاہ صاحب ایم اے دار السلام افریقہ ۵۰۶/-
الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب مبانیہ عراق ۳۰۹/-
محمد عبد اللہ صاحب رسول انجنیئر مسجد سلیمان ۶۷۱/-
اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " ۴۱/-
والد صاحب مرحوم " " " ۲۱/-
والدہ صاحبہ " " " ۲۴/-
حمید طالب صاحب پسر " " ۱۵/-
مجید اللہ صاحب " " " ۱۵/-
رشیدہ دختر " " " ۱۵/-
صالحہ دختر " " " ۱۵/-
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب معہ والدہ صاحبہ شہید " ۲۶۶/-
چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر سپین ۸۵/-
قریشی محمد افضل صاحب واقف زندگی افریقہ ۴۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۴۵/-
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان ۳۴/-
چوہدری خورشید احمد صاحب اللہ آباد بہاولپور ۱۰۰/-
قریشی عبد الرحمن صاحب سکھر ۱۴/-
رحمت اللہ صاحب آفیسر جنگلات رستم ۸۰/-

مولوی عبد العزیز صاحب شورکوٹ ۲۲/-
استانی فضل نور صاحبہ رہتاس ۱۰/-
منشی عبد الغنی صاحب چک ۷۶ ج ب سرگودھا ۶/۲
میاں محمد حیات صاحب بلڈنگ انجنیئر بہاولپور ۲۸۵/-
امۃ الغنی صاحبہ لودھراں ۸/-
خورشید ان صاحبہ ڈاکٹر عبد المغنی صاحب لودھراں ۱۵/-
امۃ القدیر صاحبہ " " ۸/-
بابو عطا محمد صاحب ڈنگہ ۱۰/۱۲
چوہدری محمد ابراہیم صاحب ڈنگہ ۶/-
نور باری صاحب " ۶/۴
محمد اکبر صاحب فتح پور گجرات ۱۱/۲
محمود احمد صاحب بھلیسر ۵/۲
ملک ستار بخش صاحب ایم اے سرائے عالمگیر ۲۹۰/-
" منجانب حضرت نبی کریمؐ }
وحضرت مسیح موعودؑ } ۶۰/-
عنایت حسن خان صاحب پیلی بھیت ۵۴/-
شیخ عبد اللطیف صاحب سیالکوٹی مدراس ۵۵۰/-
سیٹھ محمد یوسف صاحب چنیوٹ ۵۶۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۲۵۰/-
مریم صاحبہ اہلیہ دوست محمد صاحب " ۱۰/-
صوبیدار ڈاکٹر غلام محمد صاحب کیمبل پور ۲۰۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۲۱/-
کیپٹن حبیب احمد صاحب مردان ۳۰۰/-
ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۴۶۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۶۰/-
ایم عبد اللہ خان صاحب برما ۲۰۰/-
میجر سید یوسف شاہ صاحب جہلم ۸۵۵/-
شیخ ظہور الدین صاحب بٹ جہلم ۵۲/-
مریم بانو اہلیہ " ۱۱/-
شیخ عبد الحمید صاحب محکمہ بجلی لاہور ۱۱۹/-
حاجی عبد العظیم صاحب سیالکوٹ شہر ۱۴/۳
جمعدار چوہدری ضیاء الدین صاحب " چھاؤنی ۸۵/-
مستری برکت علی صاحب حیدر آباد سندھ ۱۴/-
ملک عبد العزیز صاحب آڑہ ۲۹/-
عبد الرحمن صاحب خالد شاہجہان پور ۲۴/-
سید عبد الرحمن شاہ صاحب ککھریڑ گجرات ۲۴/۸
چوہدری علی محمد صاحب بہاولپور ۲۳/-
مولوی عبد اللہ صاحب پسرور سیالکوٹ ۲۰/-
میاں لعل حسین دین صاحب جونگ گجرات ۷/-
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ماڈل سکول لاہور ۳۰۰/-
والدہ صاحبہ " ۱۶/-
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کوئٹہ ۳۲۰/-
حافظ محمد اشرف صاحب بھیرہ ۶/۸
محمد عنایت اللہ صاحب دیہاتی مبلغ سانگھڑ ۱۲/۸

دفتر دوم سال چہارم

قاضی عبد الحمید صاحب اراپور کینٹ ۴۷/-
اہلیہ عبد الرحیم صاحب " ۶/-
میجر محمد محسن صاحب نجم کوہاٹ ۷۰۰/-
جمعدار محمد حسین صاحب ۵۰/-
اہلیہ احمد الدین صاحب " ۶/-
ماسٹر فضل ہادی صاحب شکردرہ سرحد ۲۱۲/-
اہلیہ سید محمود شاہ صاحب مردان ۶/۴
ارشاد نور سلطانہ صاحبہ پشاور ۲۳/-
محمد امین صاحب منڈواہ کوہاٹ ۱۸/-
آمنہ بی بی بنت میر ولی ہزاروی پشاور ۵/۴
والدہ منیر ظہور الحسن صاحب مرحوم ۳۰/-
امۃ الحکیم بنت چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری ۱۹/-
رشیدہ بیگم اہلیہ " فیض اللہ چک ۲۷/ای ڈی " ۵/-
نور جہاں اہلیہ ملک بشارت احمد صاحب منٹگمری ۷/-
اہلیہ ملک محمد شریف صاحب " ۱۰/-
" ڈاکٹر محمد اعظم صاحب " ۱۰/-
والدہ محمد عاشق صاحب پاک پتن ۵/۴
اہلیہ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب مقرب " ۴/۱۲
" محمد عارف صاحب " ۶/۴
مستری احمد الدین صاحب " ۳۲/-
ملک منصور احمد صاحب ڈفوالہ ۲۰/-
چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ ۲۰/-
اہلیہ بھائی عبد الرحمن صاحب " ۵/۳
عبد الرحیم صاحب ۹۶/۱۲ ایل منٹگمری ۶/۴
امۃ العزیز صاحبہ " ۶/۴
چوہدری عبد الواحد صاحب ۵۰/۱۲ ایل " ۶/-
اہلیہ " " " ۱۱/-
عائشہ اہلیہ قاضی عزیز الدین صاحب ۱۳۷/۹ ایل ۱۲/-
ثریا بیگم بنت " " ۱۲/-
چوہدری غلام رسول صاحب گگو ۶۰/-
" محمد عبد اللہ صاحب ۵۰/۱۲ ایل منٹگمری ۱۰/-
" عبد الرحیم صاحب ۹/۱۲ ایل " ۱۳/۸
" عاشق محمد خان صاحب لودھراں ۴۰/-
اہلیہ " " ۶/-
پسران " " ۸/-
مولوی محمد سلیم صاحب " ۵/-
پیر سلطان احمد صاحب بیلسی ۳۱/-
اہلیہ " " ۱۰/-
محمد مستقیم صاحب علی پور مظفر گڑھ ۳/-
حامدہ بیگم اہلیہ رحمت اللہ صاحب " ۵/-
آمنہ بیگم اہلیہ عبد الغفار صاحب " ۱۰/۱۲
اخوند فیاض احمد خان صاحب ملتان ۳۱/-
منشی علی اصغر صاحب ہاشمی ۴/۲
خوشی محمد صاحب حافظ آباد ۲۰/-

ڈاکٹر فرزند علی صاحب منجانب
اہلیہ مرحومہ صادق آباد بہاولپور ۵/۴
ڈاکٹر فرزند علی صاحب منجانب والدہ صاحبہ ۵/۴
" " نجم النساء اہلیہ ۵/۴
" " " محمد انور صاحب پسر ۵/۴
" " محمد افتخار " " ۲۰/۹
" " " منور احمد " " ۲۰/۹
" " شریف احمد " " ۲۰/۹
محمد بی بی اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب صادق آباد بہاولپور ۱۱/-
بابو عبد الرحیم صاحب رحیم یار خان " ۲۰/-
غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر " ۲۰/-
محمد شفیع صاحب 168/7.R " ۵۷/-
امام علی صاحب کچھو والہ ۲۴/-
عبد الحمید صاحب مجول " ۱۱/-
محمد حسین صاحب ولد کاکا " ۱۰/-
محمد حسین صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب " ۱۰/-
ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الحمید صاحب " ۱۱/-
افتخار احمد صاحب مجول " ۱۰/-
قریشی بشیر حسین صاحب " ۵۰/-
غلام نبی صاحب چشتیاں " ۲۰/-
چوہدری اللہ دین صاحب " ۵/۳
" محمد شریف صاحب پٹواری " ۲۰/۶
" محمد خان صاحب ۱۱۲ مرادر " ۹/-
" چوہدری غلام رسول صاحب " ۱۰/-
شمیم یوسف صاحب کراچی ۵/-
ملک نذیر احمد صاحب " ۲۵/-
اہلیہ مفتی محمد حسین صاحب " ۱۴/-
چوہدری احمد جان صاحب " ۲۳۵/-
حوالدار کلرک بشیر احمد صاحب " ۳۰/-
اہلیہ ملک محمد شریف صاحب " ۵/۳
ملک بقاء الدین صاحب " ۴۵/-
عبد الباسط و عبد الجمیل پسران جمعدار مجید احمد صاحب ۱۱/-
اعجاز قدیر صاحب ۴۰۲۹۴ کراچی ۴۵/-
گلزار بیگم اہلیہ حافظ مبین الحق صاحب " ۱۰/-
حفیہ بانو صاحبہ والدہ " " ۵/۸
امۃ الرحیم صاحبہ ہمشیرہ " " ۸/-
نصیرہ بیگم بنت ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب " ۲۲/۴
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب چوہدری ۱۰/-
طاہرہ بی بی اہلیہ فضل احمد صاحب ۹/-
مبارکہ بیگم بنت محمد اکبر خان صاحب کراچی ۲۰/۷
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ
مرزا اسرار احمد صاحب کراچی ۲۰/۴
حفیظہ بیگم بنت حافظ عبد السلام صاحب " ۵/۸
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ
لفٹیننٹ عبد الرحمٰن صاحب ۳۰/-

فتح خاتون اہلیہ سید نذیر احمد صاحب کراچی ۵/-
طاہرہ مرتضےٰ صاحبہ کراچی ۲۷/-
اہلیہ مرزا اقبال احمد صاحب ٹنڈو آدم سندھ ۵/۱۲
دختر سید مسعود مبارک شاہ محمد آباد " ۱۱/-
چوہدری حاکم علی صاحب " " ۴۲/۴
محمد رفیع صاحب شریف آباد " ۶/-
اہلیہ " " " ۶/-
" نیاز احمد صاحب ولد سربلند صاحب " ۵/۷
اہلیہ " ۵/۷
محمد موسےٰ صاحب بشیر آباد " ۴۵/-
ڈاکٹر فضل محمد صاحب باڈہ سندھ ۱۵۰/-
چوہدری حبیب احمد صاحب گوٹھ نتھے خان " ۵/۵
اہلیہ " ۵/۸
چوہدری نتھے خان صاحب ۱۷/-
" محمد علی صاحب محمود آباد " ۱۲/۸
" عزیز الدین صاحب نگلی ۵/۸
چوہدری نور الدین صاحب " ۴۰/-
" سلطان احمد صاحب گوندل ٹنڈو جان محمد ۲۵/-
" نور حسن صاحب بیلو کرنا سندھ ۱۶/-
" بدر الدین صاحب محمود آباد سندھ ۵/۸
" عبد اللطیف ٹیلر کوئٹہ ۱۰/-
صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ
حوالدار دین محمد صاحب کوئٹہ ۶/۸
عبد اللہ خان صاحب " ۳۲/-
حمیدہ اہلیہ ڈاکٹر منیر احمد صاحب کیمبل پور ۱۲/-
کوارٹر ماسٹر جمعدار غلام محمد صاحب قلات ۴۵/-
نور محمد صاحب " ۱۴/-
رضیہ بیگم اہلیہ جمعدار غلام محمد قلات ۵/-
والدہ مشتاق احمد صاحب " ۵/-
کیپٹن ہمشیرہ و بچگان " ۸/-
عبد الفتاح صاحب ۵/-
صادقہ سلطانہ بنت ماسٹر عبد القیوم صاحب لورالائی ۷/-
اہلیہ نذیر احمد صاحب کوئٹہ ۵/۳
سخاوت خان صاحب شاہجہان پور
اودے پور کٹیا ۱۷/-
وزیر حسن صاحب " ۸/۱۲
بابو محمد شفیع خان صاحب قلعہ انانو یوپی ۱۲۶/-
اہلیہ مرحومہ بابو محمد یوسف صاحب بریلی ۱۴/-
زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ
حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیر ۶/-
جی ایم رحمت اللہ صاحب شیموگہ میسور ۳۶/-
اہلیہ صاحبہ سید دستگیر صاحب " ۱۰/-
سید النساء بنت " " ۱۰/-
سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب منجانب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہار نگر ۷/۶

سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب منجانب
حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہار نگر ۷/۶
" " منجانب والدین مرحومین ۱۱/۱۲
" " استاد مرحوم ۵/۴
" " منجانب اہلیہ صاحبہ ۵/۶
" " بچگان ۵/۶
قمر النساء بیگم صاحبہ ہمشیرہ
محمد امام غوری حیدر آباد دکن ۱۱/-
فرزندان دختران " ۶/-
سید محمد باقر صاحب ۴۰/-
محمد سلیمان پسر ڈاکٹر محمد یونس صاحب ۷/-
امۃ الباسط صاحبہ دختر " " ۶/-
اہلیہ حیا احمد صاحب ۱۵/-
فرزندان " ۷/-
دختران " ۷/-
قمر النساء بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن ۱۱/-
ابو الخیر صاحب " ۲۵/-
اہلیہ محمد اسحٰق صاحب " ۱۰/-
زاہدہ بی بی صاحبہ اہلیہ سید
عبد الہادی صاحب اورنگ آباد ۷/۱۲
خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ
سید عبد الہادی صاحب اورنگ آباد ۲۳/۳

ایک ضروری نوٹ

اس تیسری فہرست کی اشاعت سے ۳۱ مارچ اور ۷ اپریل تک وعدے پورے کرنے والے تمام احباب کے نام شائع ہو چکے اگر کسی وعدہ پورا کرنے والے کا نام ان تینوں میں نہیں آیا۔ تو وہ وکیل المال تحریک جدید سے دریافت فرمائیں مگر وہ جنہوں نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ

۳۱ مئی تک

پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تا وہ سلسلہ کی عین ضرورت کے وقت امداد کرنے والے اور زیادہ ثواب حاصل کرنے والے ہوں۔

بابو K.K محی الدین کنانور " " ۱۵/-
ایم۔ جے چراغ بی بی صاحبہ ستان کوٹلم ۱۵/-
مصلح الدین صاحب بنگالی تعلیم الاسلام کالج ۸/-
محمد عبد الرزاق صاحب رنگون ۱۲/-
ڈاکٹر سید رشید احمد منجانب پسران مشہد ایران ۱۲/-
" " " دختران " ۱۲/-
" " " مرحوم اقارب " ۹۰/-
نصرت خانم اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب
انجینئر مسجد سلیمان ۳۰/-
ہدایت احمد پسر محمد عبد اللہ صاحب " ۱۵/-
مسعود احمد صاحب " " ۱۵/-
قریشی محمد افضل صاحب مبلغ زاریہ
منجانب صفیہ بیگم دختر ۶/۴
" " شاہد احمد پسر ۶/۴
" " طاہر احمد " ۶/۴
" " ناصر احمد " ۶/۴
ڈی۔ کے محمود صاحب بمبئی ۲۵/-
فاطمہ اہلیہ محمد یعقوب صاحب چنیوٹ ۱۰/-
اہلیہ محمد اسلم صاحب چنیوٹ ۵/-
والدہ محمد بشیر صاحب " ۵/-
قاری عبد الرشید صاحب " ۲۱/-
اہلیہ کیپٹن حبیب احمد صاحب مردان ۹۰/-
صادقہ بیگم بنت فضل محمد صاحب
دار الفضل حال حافظ آباد ۱۰/-
حاجی احمد یار خان صاحب پیلو وینس سرگودہا ۵/۴
ملک غلام حسین صاحب " ۵/۴
حسن آرا صاحبہ جہلم ۹/-
سیدہ قمر النساء بیگم اہلیہ سید رفیق احمد صاحب
سیدہ والی سیالکوٹ ۳۰/-
شریف احمد پسر جان محمد صاحب سیالکوٹ ۵/۴
بابو محمد یوسف صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی ۴۲/۹
جمال الدین صاحب ممبر یا لای سیالکوٹ ۱۲/-
اہلیہ میاں یوسف الدین صاحب ۱۶/-
میاں لال دین صاحب زرگر قادیان حال " ۸۰/-
امۃ الرشید صاحبہ مرحومہ بنت
حکیم سردار محمد صاحب ڈوگری سندھ ۸/-
مرزا محمد احمد صاحب ۲۱/-
اہلیہ ملک عبد العزیز صاحب آرہ بہار ۵/۱۲
علی حسین صاحب شاہدرہ ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ عبد القادر صاحب او ورسیر کوکلا ۱۰/-
غلام زینب صاحبہ کلر کہار جہلم ۱۰/-
حوالدار عبد القادر صاحب کراچی ۱۱۳/-
اہلیہ علی محمد صاحب ۱۲۵ بہاولپور ۱۱/-
بشیر احمد صاحب " ۱۱/-
شریف احمد صاحب " ۱۱/۸